تشحیذ الاذہان

بچوں اور بچیوں کا رسالہ

ربوہ (پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطبوعات خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام اور اطفال کی تعلیم و تربیت کے لئے
نہایت قیمتی مطبوعات تیار کروائی ہیں

★ **احادیث الاخلاق :** ہمارے سید و مولی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کا مجموعہ ہے جسے مولانا غلام باری صاحب سیف نے بڑی خوبصورتی سے ترتیب دیا ہے ۔ قیمت 3 روپے

★ **شمائل احمد :** سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی پاک سیرت کے چیدہ چیدہ واقعات پر مشتمل ہے جو پڑھنے والے کی روح میں حرارت ایمان پیدا کرتے ہیں ۔ قیمت 1 روپیہ 50 پیسے

★ **مشعل راہ :** میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے وہ ارشادات اکھٹے کئے گئے ہیں جو حضور نے اپنے دور خلافت میں خدام الاحمدیہ سے متعلق فرمائے تھے ۔ قیمت 25 روپے

★ **دینی معلومات :** کے کتابچہ میں گویا دریا ، کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے اسلام اور احمدیت کی تمام معلومات جمع کردی گئی ہیں ۔
قیمت 1 روپیہ 50 پیسے

★ **یاد رکھنے کی باتیں :** کتابچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز کی خاص ہدایت اور راہنمائی میں تیار کیا گیا ہو جو ہر بچہ کو زبانی یاد کروانا چاہیئے ۔ قیمت 50 پیسے

★ **کامیابی کی راہیں :** مجالس کے پر زور مطالبہ پر اب تیسری بار طبع کروائی گئی ہے ۔ اطفال کے چاروں مرکزی امتحانات کا مکمل نصاب ان میں درج ہے ۔
ہر مجلس کے ہر طفل کو یہ کتب حاصل کرنی چاہیئں ۔
مجالس کی لائبریریوں میں ان کتب کے مکمل سیٹ رکھوانے سے دیگر احباب بھی استفادہ کر سکتے ہیں ۔

* پہلا حصہ قیمت : 50 پیسے * دوسرا حصہ قیمت : 1 روپیہ
* تیسرا حصہ قیمت : 1 روپیہ 50 پیسے * چوتھا حصہ قیمت : 2 روپے

★ **Lessons on Islam (Four Parts) :** 'کامیابی کی راہیں' کا انگریزی ترجمہ ہے جو انگریزی دان طبقہ کے لئے بہت مفید ہے ۔
قیمت 10 روپے

صرف ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچّوں اور بچّیوں کا پیارا رسالہ

جسے بڑے بھی پُورے ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

جلد ۱۸ شمارہ ۵

ہجرت ۱۳۵۴ھ ش

مئی ۱۹۷۵ء

ایڈیٹر

لئیق احمد طاہر

کتابت :- حمید الدین

سالانہ چندہ : ۸ روپے

فی پرچہ : ۸۰ پیسے

آیا ہے تشحیذ رسالہ پڑھ جس کی خوشی میں جھولا ڈالا

پبلشر :- محمد شفیق قیصر ٭ پرنٹر :- سیّد عبد الحی ٭ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر تشحیذ الاذہان دار الصدر جنوبی ربوہ ٭ رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۱۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

غیبت سے پرہیز کرو

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں کہ "غیبت کرنا مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کے برابر ہے" پھر فرمایا "غیبت کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہے"

بچّو! ہم عام طور پر اپنے دوستوں کی بُرائی ایک دوسرے کے پاس کرتے رہتے ہیں اور بسا اوقات ہمیں محسوس بھی نہیں ہوتا کہ ہم بُرائی کر رہے ہیں۔ غیبت سے مُراد ہے کسی کی غیر حاضری میں اس کی بُرائی دوسروں کے پاس کرنا۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ غیبت تو قتل سے بھی بڑا جُرم ہے۔

بچّو! یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ جو شخص کسی کو جان بُوجھ کر قتل کردے اُس کی سزا میں قاتل بھی قتل کیا جاتا ہے۔ اب جس شخص کو یہ علم ہو جائے کہ بدگوئی، عیب چینی اور غیبت کی سزا اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس سے بھی بڑھ کر ملتی ہے وہ بھلا غیبت کیوں کرنے لگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ لوگوں کی خوبیاں پھیلانے کی توفیق دے اور غیبت سے محفوظ رکھے۔ آمین

قَالَ الرَّسُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

کُلُوْا جَمِیْعًا

اطفال کے پروگرام کے مطابق مختلف شہروں میں احمدی بچّے ایک نظام کے مطابق مل کر کھانا کھاتے ہیں اور اس دوران مجلس کے کاموں پر غور و خوض بھی ہوتا ہے۔ یہ پروگرام بہت ہی پُرلطف ہوتا ہے۔ چونکہ سارے بچّے پُوری سادگی کے ساتھ اپنے اپنے گھر سے کھانا لاتے ہیں اور بانٹ کر کھا لیتے ہیں۔

ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کُلُوْا جَمِیْعًا کا ارشاد فرمایا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں۔

اِجْتَمِعُوْا عَلٰی طَعَامِکُمْ
یُبَارَکْ لَکُمْ فِیْہِ۔

یعنی اکٹھے مل کر کھانا کھایا کرو اس میں تمہارے لئے برکت ہو گی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ننھے مُنّے بچّوں کے ساتھ کلوا جمیعًا میں شرکت فرماتے تھے۔ ایک بار حضرت انسؓ جو چھوٹے سے بچّے تھے آنحضرتؐ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے۔ آپ نے بائیں ہاتھ سے کھانا شروع کیا اور دائیں بائیں سے چیزیں اُٹھانے لگے۔ اس پر آنحضرتؐ نے انہیں جو نصیحت فرمائی سب بچّے اسے ہمیشہ یاد رکھیں۔ فرمایا

کُلْ بِیَمِیْنِکَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ

اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور جو قریب ہو وہ کھاؤ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کے ننھے خدمتگار

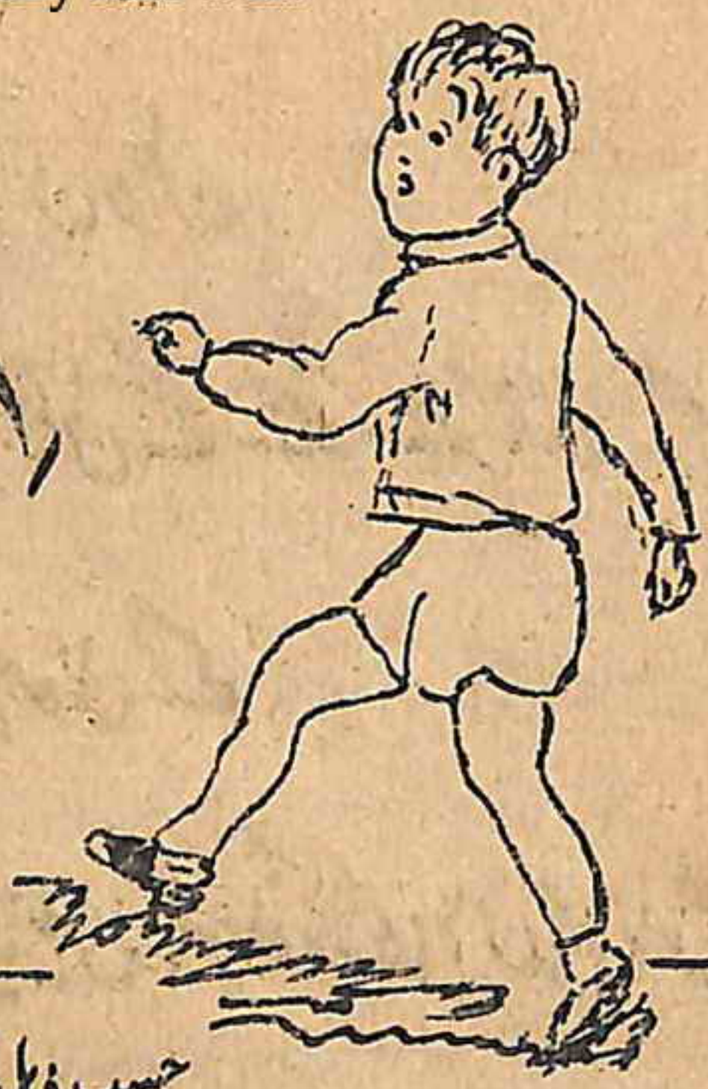

حسبِ ذیل نظم سلسلہ احمدیہ کے ممتاز شاعر اور مبلغ جناب محمد صدیق امرتسری نے بطورِ خاص تشحیذ الاذہان کے لئے ارسال فرمائی ہے۔ آپ اِن دنوں ماحبِ فراش ہیں سب بچے اور بزرگ دعائے خاص میں آپ کو یاد رکھیں۔ (ایڈیٹر)

ہم احمدی مُسلم بچّے ہیں بیدار بھی ہیں ہشیار بھی ہیں

اِسلام کے خدمتگار بھی ہیں مِلّت کے علمبردار بھی ہیں

ہم ظلم و ستم کے دُشمن ہیں ہم امن و اماں کے حامی ہیں

لڑنے سے نہیں کچھ کام مگر جب وقت پڑے تلوار بھی ہیں

خُدّام ہیں مُلک و مِلّت کے ہمدرد ہیں ہر اک اِنساں کے

لیکن دُشمنِ حق کے لئے ہم وقت کی اِک للکار بھی ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے قائم ہم سے شانِ وطن اور دائم ہم سے آنِ وطن

اِس پاک زمین کے مُستقبل کے ننّھے سے معمار بھی ہیں

ہم رہبر ہیں گمراہوں کے ہم دُشمن ہیں بدراہوں کے

اِس اَندھی بہری دُنیا میں ہم نُور بھی ہیں ہم نار بھی ہیں

مظلوموں کے ہم ساتھی ہیں ظالم کے خیر اندیش بھی ہیں

ہم ناداروں، بیماروں اور غمگینوں کے غمخوار بھی ہیں

ہم مہر و وفا، صبر و رضا، لُطف و کرم کے عادی ہیں

اِسلام پہ گر آنچ آئے تو ہم بَرق کی اک رفتار بھی ہیں

اُمّت ہیں رسُولِ یثرب کی اور حزب ہیں مہدیٔ وقت کے ہم

بندے ہیں خُدا کے اور اُس کی مخلوق کے خدمتگار بھی ہیں

صِدّیق جو قوم کے شاعر ہیں مُحتاجِ دُعا ہیں اپنے بچّو

رہتے ہیں پریشاں حال سے اور اِک عرصہ سے بیمار بھی ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انعامی معلوماتی مقابلہ نمبر ۴

اِس ماہ سے انعام کی رقم دوگنی کر دی گئی ہے اب اوّل انعام چھ روپے کا اور دوم انعام چار روپے کا ہو گا۔ تشحیذی بچّے ۱۵ر مئی تک اپنے جواب درج ذیل پتہ پر بھجوا دیں:۔
منور احمد طاہر۔ کوٹ احمدیہ۔ ڈاکخانہ خاص براستہ ٹنڈو غلام علی ضلع بدین سندھ

۱۔ ریڈیو کا موجد کون ہے اور یہ کب ایجاد ہوُا ؟
۲۔ دُنیا کا سب سے اُونچا مینار کونسا ہے ؟
۳۔ دُنیا میں سب سے زیادہ کھجوریں کِس ملک میں ہوتی ہیں ؟
۴۔ ہمارے پڑوسی ملک ایران کا سرکاری نام کیا ہے ؟
۵۔ کینیڈا کے دار الحکومت اور سکّے کا نام تحریر کریں ؟
۶۔ دُنیا میں سب سے زیادہ نہری نظام کس ملک میں ہے ؟
۷۔ دُنیا کی مشہور ترین اور قدیم اسلامی یونیورسٹی کونسی ہے ؟
۸۔ اس واحد اسلامی ملک کا نام بتائیے۔ جو پُورے کا پُورا برِّ اعظم یورپ میں واقع ہے ؟
۹۔ دُنیا کا سب سے پہلا کیمیا دان کون تھا ؟
۱۰۔ امریکہ کی ایک مشہور بہری، گونگی اور اندھی مصنّفہ کا نام تحریر کریں ؟

نوٹ :۔ جوابی کارڈ بھجوانے پر نتیجہ فوراً بھجوا دیا جائے گا ۔

مکمل نتیجہ انعامی معلوماتی مقابلہ نمبر ۲

(۱۵ر مارچ ۱۹۷۵ء تک)

۱۔ محمد احمد اشرف ۔ دار الصدر۔ ربوہ ۴۸½
۲۔ محمد احمد زرمی ۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ ۴۷½

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳ - محمد رفیع انور - دار الصدر شرقی - ربوہ	۴۶½
۴ - ملک محمود احمد ناصر - دار الرحمت شرقی - ربوہ	۴۳½
۵ - منور احمد طاہر - منڈی مڑھ بلوچاں	۳۹
۶ - بشریٰ سیّد - حاکم رائے - گوجرانوالہ	۳۸½
۷ - مبارک انور ندیم - واہ کینٹ	۳۵½
۸ - محمد ابراہیم منصور - احمدیہ ماڈرن سٹور - ربوہ	۳۳½
۹ - مظفر احمد ظفر - گورنمنٹ ہائی سکول - ڈگری	۳۱

جوابات انعامی معلوماتی مقابلہ نمبر ۲

۱ - مغل بادشاہ شاہجہان کا اصلی نام خُرّم تھا۔

۲ - ہجری سن کی ابتداء ۱۶ جولائی ۶۲۲ء سے ہوئی۔

۳ - چاند پر پہنچنے والا سب سے پہلا انسان نیل آرمسٹرانگ ہے۔

۴ - امریکہ کے صدر ولیم ہیری سن نے صرف ایک ماہ صدر رہنے کے بعد وفات پائی۔

۵ - قرآن کریم میں کُل ۱۱۴ سورتیں اور ۶۶۶۶ آیتیں ہیں۔

۶ - دُنیا کی سب سے بڑی لائبریری برطانوی عجائب گھر میں ہے۔

۷ - آبادی کے لحاظ سے ۱۔ مصر، ۲۔ عراق، اور ۳۔ سعودی عرب میں سب سے زیادہ عربی زبان بولی جاتی ہے۔

۸ - ہٹلر کو جرمنی کے جابر حاکم کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

۹ - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے زیادہ احادیث کے راوی ہیں۔

۱۰ - سُورج کی شعاعیں آٹھ منٹ میں زمین پر پہنچ جاتی ہیں۔

انعامی معلوماتی مقابلہ میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے یہ آپ کی ذہنی نشوونما کا بڑا عمدہ ذریعہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصاف

ناصر احمد وینس۔ لنگے ضلع گجرات

بوعکاس کے مقرر کردہ بصرہ کے قاضی کے انصاف کا شہرہ دُور دُور تک پھیلا ہُوا تھا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ صلاحیّت کی بدولت وہ پیچیدہ سے پیچیدہ مقدمہ کا فیصلہ بھی ایسے انصاف سے کرتے کہ بڑے بڑے عاقل بھی انگشت بدنداں رہ جاتے۔

اُن کی اِس قدر شہرت سُن کر بوعکاس نے اُن کا انصاف پرکھنے کا قصد کیا اور ایک گھوڑے پر بیٹھ کر بصرہ کی جانب چل دیئے۔ راستے میں انہوں نے ٹانگوں سے معذور ایک شخص دیکھا جس نے اُن سے گھوڑے پر بیٹھنے کی التجا کی اور کہا کہ اگر آپ نے مجھے گھوڑے پر نہ بٹھایا تو مَیں راستے میں ہی مارا جاؤں گا۔ آپ مجھے فلاں جگہ تک لے چلیں۔ بوعکاس نے حامی بھر لی اور اُسے اپنے ساتھ گھوڑے پر بٹھا لیا۔ جب لنگڑے کی منزل آ گئی تو بوعکاس نے اُس سے اُترنے کے لئے کہا لیکن لنگڑے نے لگام پکڑ لی اور کہا کہ گھوڑا تو میرا ہے تم خواہ مخواہ اس کا مالک بننے کی کوشش کر رہے ہو اور مجھے لنگڑا سمجھ کر زیادتی کر رہے ہو۔ لیکن بوعکاس نے اُسے سمجھایا اور کہا کہ تم میری نیکی کا صلہ یُوں بُرائی کی صُورت میں نہ دو۔ لنگڑا اپنی بات پر اڑا رہا۔ آخر دونوں نے یہ فیصلہ کروانے کے لئے بصرہ کے قاضی سے رجوع کیا اور قاضی کی عدالت میں جا پہنچے۔

جب یہ دونوں قاضی کے پاس پہنچے تو اُن سے پہلے دُو مقدموں کی سماعت ہو رہی تھی۔ ایک مقدمہ اشرفیوں کا تھا جن کے مالک ہونے کا دعویٰ دُو شخص کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک شخص تیلی اور دوسرا قصاب تھا۔ دوسرا مقدمہ ایک عورت سے متعلق تھا۔ ایک دیہاتی جاہل کا دعویٰ تھا کہ بیوی میری ہے لیکن ایک مدرّسِ سکول اُسے اپنی بیوی بتا رہا تھا اور عورت خاموش تماشائی بنی کھڑی تھی اور اپنی زبان سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کچھ نہیں اُگلتی تھی۔ تیسرا مقدمہ خود بوعکاس اور لنگڑے کا تھا۔ قاضی نے عورت، اشرفیاں اور گھوڑا اپنے پاس ہی رہنے دئے اور حکم دیا کہ تم لوگوں کو کل فلاں وقت پر عدالت میں حاضر ہونا ہوگا۔ عورت محل سرا میں، گھوڑا اصطبل میں بھیجا گیا اور اشرفیاں قاضی صاحب نے اپنے پاس ہی رہنے دیں۔

دوسرے دن قاضی نے اشرفیاں تیلی کو، عورت سکول مدرّس کو اور گھوڑا بوعکاس کو دے دیا۔ بوعکاس فیصلہ سُن کر بہت خوش ہوئے اور قاضی سے کہا کہ چونکہ میرا فیصلہ حق وانصاف پر مبنی ہے اِس لئے مَیں سمجھتا ہوں کہ دوسرے مقدمات کا فیصلہ بھی بالکل درست ہوُا ہوگا اِس لئے مَیں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے یہ بتلائیں کہ آپ نے یہ فیصلے کِس طرح کئے۔ قاضی صاحب نے کہا سُنئے :-

رات کو مَیں عدالت کا کام کرنے بیٹھا تو عورت میرے پاس بیٹھی تھی۔ مَیں نے جان بُوجھ کر دوات زمین پر گرا دی اور عورت سے نئی روشنائی تیار کرنے کو کہا۔ عورت اُٹھی اُس نے پانی خُوب گرم کیا اور پھر اُس میں سیاہی حل کی۔ پھر اس محلول میں کپڑا ڈبو دیا اور نہایت نفاست سے دوات میز پر لاکر رکھ دی۔ اِس سے مَیں نے اندازہ لگایا کہ یہ عورت سکول مدرّس کی ہے کیونکہ جاہل گھرانوں میں اتنی نفاست کہاں؟

اشرفیوں والے مقدمہ کا فیصلہ مَیں نے یُوں کیا کہ رات اشرفیاں پانی میں رکھ دیں صُبح پانی پر چکنائی سی بن گئی۔ مَیں نے چکناہٹ غور سے دیکھی اور تجزیہ کرنے پر معلوم ہوُا کہ یہ چکناہٹ چربی کی نہیں بلکہ تیل کی ہے اِس لئے یہ اشرفیاں تیلی کی ہیں کیونکہ اگر قصاب کی ہوتیں تو یہ چکناہٹ تیل کی بجائے چربی کی ہوتی۔

جہاں تک آپ کے فیصلہ کا تعلق ہے آپ کو یاد ہوگا کہ صُبح مَیں آپ کو لیکر اصطبل میں گیا تھا۔ آپ کو دیکھتے ہی گھوڑا ہنہنانے لگا اور جب آپ نے اُس کی پُشت پر تھپکی لگائی تو وہ بڑا خوش ہوُا لیکن اس کے برعکس جب لنگڑے نے گھوڑے پر ہاتھ ہی رکھنے کی کوشش کی تو گھوڑا اُسے دولتّی مارنے لگا تھا۔ اس سے مجھے یقین ہو گیا کہ آپ ہی گھوڑے کے اصلی مالک ہیں۔

یہ سُن کر بوعکاس بہت خوش ہوئے اور انہوں نے قاضی صاحب کو اُن کے عہدے میں مزید ترقی دے دی ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدصحبت کا اثر

(رانا منیر احمد۔ نورنگر فارم۔ سندھ)

یوں تو زندگی واقعات کے مجموعے ہی کا دوسرا نام ہے لیکن آج میں آپکے سامنے ایسا واقعہ بیان کر رہا ہوں جسے اگر ہم غور سے پڑھیں اور سوچیں تو یہ واقعہ ہمارے لئے بہت ہی سبق آموز ہے۔

جس طرح تصویر کے دو رُخ ہوتے ہیں ایک روشن اور دوسرا سیاہ۔ اسی طرح زاہد نے بھی بدصحبت کا اثر پا کر اپنے آپ کو سیاہ کردار میں رنگ لیا اور ہر بُرائی اور شرارت اپنا شیوہ بنا لی۔

زاہد اپنے والدین کا سب سے بڑا بیٹا تھا۔ اس کے چھوٹے بہن بھائی اسی شہر میں تعلیم حاصل کر رہے تھے لیکن اُن کے شہر میں میٹرک تک سکول ہونے کی وجہ سے زاہد کے والد نے اُسے اعلیٰ تعلیم کے سلسلے میں کسی اَور شہر کے کالج میں داخل کروا دیا۔ اور گھر سے روانہ کرتے وقت اُسے نصیحت کی کہ وقت پر پنجگانہ نماز ادا کیا کرنا اور دل لگا کر محنت کرنا اور بدصحبت میں بیٹھنے سے پرہیز کرنا۔ اِسی میں تمہاری بھلائی کا راز ہے۔

جب زاہد کو کالج میں پڑھتے ہوئے دو سال گزر گئے تو بدصحبت نے اس پر ایسا اثر کیا کہ اُسے بھی اپنا ہم خیال بنا لیا۔ اب زاہد آوارہ لڑکوں کا بھی سردار بن چکا تھا۔ اُس نے اپنے باپ کی قیمتی نصیحتیں بالکل بُھلا دیں۔ زاہد کی نشست و برخاست آوارہ لڑکوں کے ساتھ ہو گئی تھی۔ وہ ہمہ وقت انہیں کے ساتھ مِل کر شرارتیں کرتا اور پڑھائی کی طرف بھول کر بھی توجہ نہ دیتا تھا۔ زاہد کی عقل پر ایسے پردے پڑ گئے کہ اُسے اپنی اصلیّت یاد ہی نہ رہی۔ اُس کے پروفیسر صاحبان نے اُسے لاکھ سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ کسی کی ایک نہ سُنتا۔ اُس نے نماز پڑھنا بھی چھوڑ دی اور باپ کی تمام سُودمند نصیحتیں بُھلا دیں۔ اَب اسے ہر وقت نازیبا شرارتیں ہی سُوجھتی تھیں۔ زاہد چھوٹے یا بڑے کسی میں تمیز نہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتا۔ وہ ہر کسی کا مذاق اُڑاتا تھا۔ اس میں سخت ناہنجار قسم کی تبدیلی پیدا ہوگئی تھی۔ ایک شام کو زاہد اپنی آوارہ گرد پارٹی میں بیٹھا تھا کہ اُسے یہ شرارت سُوجھی کہ ہم اپنے مولوی صاحب کے سامنے کوئی شرارت کریں اور مذاق اُڑائیں۔ آخر انہوں نے ایک تجویز سوچی جس پر اُس کے سب دوست متفق ہوئے۔ زاہد نے فیصلہ کیا کہ کل صبح مَیں مُردہ بنوں گا اور تم سب مجھے کفن پہنا کر چارپائی اُٹھا کر مسجد میں لے جانا اور مولوی صاحب سے کہنا کہ ہمارا دوست زاہد آج رات فوت ہو گیا ہے اس کا جنازہ پڑھا دیں۔ پھر جس وقت مولوی صاحب جنازہ پڑھا رہے ہوں گے تو مَیں ہنستا ہُوا اُٹھ کر بھاگ جاؤں گا اور میرے پیچھے تم بھی ہنستے اور مذاق اُڑاتے ہوئے مسجد سے بھاگ جانا۔

اِس تجویز پر سب متفق ہو گئے جب دن چڑھا تو زاہد کے دوستوں نے یہ مشہور کر دیا کہ زاہد آج رات فوت ہو گیا ہے۔ انہوں نے زاہد کو کفن پہنایا اور چارپائی اُٹھا کر مسجد کی طرف چل دیئے۔ راستے میں انہوں نے چند بزرگ جُھوٹی اطلاع دے کر اپنے ہمراہ لئے اور مولوی صاحب کے پاس پہنچے اور کہا کہ زاہد آج رات فوت ہو گیا ہے اس کا جنازہ پڑھا دیجئے۔ جب مولوی صاحب نے جنازہ پڑھانا شروع کیا تو سب لڑکوں کا یہی خیال تھا کہ ابھی زاہد بھاگے گا اور ہم بھی اس کے پیچھے ہنستے ہوئے بھاگ جائیں گے۔ مگر انہوں نے عجیب تماشا دیکھا کہ جنازہ تو پڑھا جا چکا ہے اور شرارتی زاہد ابھی تک بڑے آرام سے لیٹا ہُوا ہے۔ وہ بہت حیران ہوئے۔ انہوں نے زاہد کے پاس پہنچ کر دیکھا تو زاہد مُردہ حالت میں تھا۔ زاہد کے شرارتی دوستوں نے اُسے بہتیرا ہلایا مگر زاہد تو خدا تعالیٰ کی قدرت کے تحت (اپنی شرارتوں اور بدصحبت کا اثر لئے) وفات پا چکا تھا وہ کیسے ہلتا؟ اب زاہد کے سب ساتھیوں نے رونا دھونا شروع کر دیا۔ مگر وہ شرارتی رونے دھونے کے سوا اور کیا کر سکتے تھے کیونکہ اب تو خدا تعالیٰ نے اُن کے سامنے شرارت کا مُعجزانہ انجام رکھ دیا تھا۔ زاہد تو شرارت سے مُردہ بنا تھا لیکن خدا تعالیٰ کو اُس کی یہ شرارت پسند نہ آئی اور خدا تعالیٰ نے اُسے حقیقی مُردہ بنا دیا۔

تو دیکھا پیارے بھائیو اور بہنو! یہ ہے بدصحبت کا اثر۔ ہمیں بھی بُری شرارتوں سے بچنا چاہیئے اور بدصحبت میں نہیں بیٹھنا

(باقی صـ۱۲ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

(محمد احمد اشرف۔ دارالصدر شرقی۔ ربوہ)

شاہد جو اپنے غریب ماں باپ کا اکلوتا بیٹا تھا۔ ان کی امیدوں اور آرزوؤں کا واحد سہارا تھا۔ مقامی سکول کی چوتھی جماعت کا طالب علم تھا۔ کلاس میں ذہین ہونے کی وجہ سے اساتذہ اُسے اچھا جانتے تھے مگر اس کے کئی ہم جماعت لڑکے اس سے حسد کرتے تھے۔ اُن میں دولتمند خاندان کا چشم و چراغ جاوید بھی تھا۔ دونوں ایک ہی جماعت کے طالبعلم تھے۔ دونوں کی طبیعتوں اور عادتوں میں زمین و آسمان کا فرق تھا۔ شاہد کے چوتھی جماعت میں اوّل آنے پر جاوید کے غصّے کی آگ اَور بھڑک اُٹھی اور وہ مارے حسد کے جل ہی تو گیا۔ پانچویں جماعت میں شاہد نے بورڈ کے امتحان میں وظیفہ حاصل کیا۔ اس کے برعکس جاوید جماعت میں فیل ہوگیا لیکن چونکہ امیر تھا اِس لئے رئیس باپ نے اپنی دولت کے بَل بوتے پر اُسے چھٹی جماعت میں داخل کروا دیا۔

میٹرک میں پہنچ کر شاہد اعلیٰ فرسٹ ڈویژن حاصل کر کے ضلع بھر میں اوّل رہا تو استادوں اور دوستوں کا گھر پر تانتا بندھ گیا جنہوں نے اسے ڈھیروں انعامات اور مبارکباد سے نوازا۔ اب وہ اپنے والدین کے سامنے ان کے خوابوں کی حسین تعبیر کی صورت میں تھا۔ فرطِ مسرّت سے اس کی آنکھوں سے دو موتی ڈھلک پڑے۔ حکومت نے اعلیٰ تعلیم کے لئے اسے بیرون ملک بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ پھر وہاں سے پانچ سال بعد ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کر کے جب وہ واپس پاکستان آیا تو اس کے ہمراہ ایک لمبی سیاہ کار بھی تھی۔

ایک شام جب سرمئی بادلوں کی چادر نے آسمان ڈھانپ رکھا تھا ٹھنڈی ٹھنڈی ہَوا میں درخت اور پودے مستی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے جھوم رہے تھے۔ سورج کی نارنجی کرنیں بڑی بڑی عمارتوں کی پیشانیاں چوم رہی تھیں۔ شاہد مال روڈ پر کار چلاتا ہوا اپنے ہی خیالات میں گم چلا جا رہا تھا کہ اچانک ایک بھکاری آگے آ گیا۔ شاہد نے کار روکنے کی کوشش کی۔ بریک چرچرائے اور بھکاری بال بال بچ گیا۔ شاہد کار کا دروازہ کھول کر باہر آیا اور بھکاری کو دیکھ کر دیکھتا ہی رہ گیا۔ اسکے سامنے خستہ حال جاوید کھڑا تھا۔ اس کا ہم جماعت، مغرور، حاسد اور دولتمند شخص جسے وہ ہزاروں میں پہچان سکتا تھا۔ جب بھکاری نے اس کے سامنے دستِ سوال دراز کیا تو وہ چونک پڑا اور پھر فرطِ مسرت سے اُسے گلے لگا لیا۔ اور جاوید وہ تو کچھ سمجھ نہ سکا کہ آج اس پر قدرت کس طرح مہربان ہو رہی ہے۔ جاوید کو جب علم ہوا کہ سیاہ کار کا مالک شاہد ہے تو وہ بے اختیار رونے لگ پڑا اور روتے روتے اپنی داستان بیان کرتے ہوئے کہا کہ میرے والد ایک حادثے میں ہلاک ہو گئے تو میں نے انکی دولت دونوں ہاتھوں سے لٹانی شروع کر دی۔ لوبت فاقوں تک جا پہنچی اور آج یہ حالت ہے کہ تن ڈھانپنے کو کپڑا تک نہیں ہے۔

شاہد اسے گھر لے آیا۔ اچھے اچھے کھانوں سے اس کی تواضع کی اور گھر کا ایک حصّہ اُس کے حوالے کر دیا۔ اپنی واقفیت کی بناء پر جاوید کو ایک اچھی جگہ نوکری دلوا کر اُس کے مستقبل کی راہیں روشن کر دیں۔ تھوڑے ہی عرصہ میں جاوید کے حالات بہت بہتر ہو گئے۔ اور وہ اپنی امّی اور بہن بھائیوں سمیت ہنسی خوشی زندگی گزارنے لگا۔ لیکن وہ دن اور آج کا دن جاوید اور شاہد دو سگے بھائیوں کی طرح رہتے ہیں۔

بقیہ صفحہ نمبر ۱۰

چاہیئے۔ ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ بُری صحبت ایسی بُری بلا ہے کہ جس میں پڑ کر انسان نہ دین کا رہتا ہے اور نہ دُنیا کا۔ ہر قسم کی اخلاقی بُرائیاں انسان میں صحبتِ بد ہی سے پیدا ہوتی ہیں اور آخر کار انسان کی عزّت خاک میں مِل جاتی ہے ہمیں بڑوں کی نصیحت پر عمل کرنا چاہیئے اور بُری صحبت سے بچنا چاہیئے اور اپنے کردار بہترین بنانے چاہئیں۔ اِسی میں ہمارا اپنا بھلا ہے اور یہی ہماری کامیابی کا بہترین راز ہے ؂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راولپنڈی سے لاہور

(منیر احمد خان۔ لاہور)

کاشی اور گڈو دونوں بہت گہرے دوست تھے۔ ایک دن اُن کے گھر والوں نے ماموں کے ساتھ سیر کے لئے دونوں مری بھجوا دئے۔ مری کی سیر کے دوران انہوں نے نت نئی شرارتیں کیں جن کی خاطر انہیں مار بھی کافی کھانی پڑی۔ انکے اِس دلچسپ سفر کی داستان حسبِ ذیل ہے۔

لاہور سے راولپنڈی روانہ ہونے کے لئے ریل کار پر دونوں دوست بمعہ اپنے ماموں کے سوار ہوئے۔ راستے میں ایک بڑے سٹیشن پر گاڑی رُکی تو گڈو صاحب نے ماموں جان سے نظر بچا کر پلیٹ فارم پر چہل قدمی شروع کر دی۔ چہل قدمی کرتے وہ ساتھ والی گاڑی پر سوار ہوگئے سیٹ پر ماموں جان اور کاشی کو نہ پا کر انہوں نے اُوپر والی برتھ پر لیٹے ہوئے آدمی سے باتیں کرنی شروع کر دیں۔ گڈو صاحب نے پوچھا بڑے میاں آپ کدھر جا رہے ہیں۔ اُن صاحب نے جواب دیا مَیں کراچی جا رہا ہوں۔ گڈو صاحب یہ سُن کر حیرت سے چیخ پڑے۔ بڑے میاں نے پوچھا کہ میاں اِس میں حیرانگی کی کیا بات ہے۔ گڈو صاحب بولے حیرانگی کی بات نہیں تو اَور کیا ہے۔ دیکھو پاکستان کتنی ترقی کر گیا ہے۔ اُوپر والی سیٹ کراچی اور نیچے والی سیٹ پنڈی جا رہی ہے۔ ابھی گڈو صاحب نے اپنا فقرہ ختم ہی کیا تھا کہ ایک زوردار تھپڑ اُنکے گال پر پڑا۔ ماموں جان غصّے سے بھرے ہوئے پاس کھڑے تھے اور دوسرا تھپڑ مارنے کی تیاری میں تھے کہ وِسل کی آواز سُنائی دی وہ جلدی سے گڈو کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی سے نکلے اور دوسری گاڑی میں سوار ہوئے گڈو صاحب کی حیرت کی انتہا نہ رہی کیونکہ ان کی اصل گاڑی تو یہ تھی اور وہ خواہ مخواہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان کی ترقی پر خوشی ہو رہے تھے۔
خیر گڈو صاحب منہ لٹکائے بیٹھے تھے کہ
پنڈی کا سفر پورا ہو گیا۔ وہ بس پر
سوار ہوئے اور مری کے دلفریب نظاروں
سے لطف اندوز ہونے کے لئے مری کی
طرف روانہ ہوئے۔ جب مری کی سیر کر
چکے تو شام کو ایک دکان سے ماموں جان
نے دونوں کو ایک ایک چھڑی لے دی۔
کاشی صاحب تو چھڑی دیکھتے ہی خوشی
سے پاگل ہو گئے۔ انہوں نے چھڑی گھمانی
شروع کر دی چھڑی پیچھے آنے والے ایک
شخص کی ناک پر پڑی۔ انہوں نے گڈو کو
سمجھایا کہ بیٹا اگر اتنا ہی شوق ہے تو
چھڑی دھیان سے گھماؤ۔ کاشی صاحب
بولے جمہوریت کا دور ہے مجھے ہر طرح
سے چھڑی گھمانے کا حق حاصل ہے۔ وہ
صاحب بولے۔ مگر تمہارا حق وہاں ختم ہو
جاتا ہے جہاں سے میری ناک شروع ہوتی
ہے۔ کاشی صاحب کی سمجھ میں غالباً یہ
بات آ گئی تھی اسی لئے انہوں نے چھڑی
گھمانا بند کر دی۔

رات کو مری کے ایک خوبصورت
ہوٹل میں کھانا کھانے کے لئے گئے تو
سامنے والی کرسی پر بیٹھے ہوئے بزرگ
ایک عینک لگائے اور دو عینکیں میز پر
رکھ کر بیٹھے ہوئے تھے۔ گڈو صاحب نے
حیران ہو کر پوچھا "بڑے میاں یہ تین عینکیں
کس لئے ہیں؟" وہ صاحب بولے "بیٹا ایک
دور کی ہے اور ایک نزدیک کی اور تیسری"
..."یہ دیکھنے کے لئے کہ کونسی دور کی ہے
اور کونسی نزدیک کی"۔ اُن کے پورا جواب
دینے سے پہلے ہی کاشی صاحب نے جواب
مکمل کر دیا۔ وہ صاحب بولے "نہیں بیٹا
بعض اوقات کچھ بھی نہیں دیکھنا ہوتا
نہ دور کی چیز نہ نزدیک کی۔ ایسے فارغ
وقت میں تیسری عینک پہن لیتا ہوں"۔
اتنے میں بیرا کھانا لے کر آ گیا۔ بیرے
نے بہت بڑی پگڑی باندھی ہوئی تھی۔
کاشی صاحب نے پوچھا بھئی کیا بات
ہے آپ نے اس پگڑی میں کیا چھپایا
ہوا ہے۔ بیرا اس سوال سے چڑ کر بولا
"ریڈیو چھپایا ہوا ہے"۔ کاشی صاحب
بولے "اور یہ جو ایک سرا اوپر کو اٹھا
ہوا ہے ایریل ہو گا"۔ ان کے اس
جواب سے ماموں جان بھی مسکرا دئے۔
کھانا کھانے کے بعد وہ دوبارہ پنڈی
پہنچے اور صبح کی گاڑی پر بیٹھ کر لاہور
آ گئے اور لاہور آ کر دونوں کو
اپنی شرارتوں کی وجہ سے خوب مار
پڑی۔ ماموں جان نے بچوں کو بتایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ ہمیشہ مذاق اپنے ہم عمروں سے کرتے ہیں۔ سب بڑی عمر کے لوگ ہمارے بزرگ ہیں۔ اور جمہوریت بے لگامی کا نام نہیں ہمارے ملک میں اکثریت شرفاء کی ہے انہی کے طور طریق پر چل کر جمہوریت ترقی کر سکتی ہے۔

چاروں طرف بجیں گے توحید کے نقارے

اللہ کا بھروسہ اس کے ہیں سب سہارے
ڈرتے نہیں ہیں ہرگز ہم اس کے ہیں پیارے

دُنیا ہمیں ستائے گھر بار بھی جلائے
شکوہ زباں پہ پھر بھی آتا نہیں پیارے

یہ مال و زر یہ دولت اس کے دئے ہیں آخر
کیوں پھر نہ ہم لٹا دیں اس راہ میں یہ سارے

وہ رہنما وہ ہادی احمدؐ ہے نام جس کا
فتح و ظفر کے ہم کو کرتا ہے خود اشارے

طُوفاں سے ڈرنے والے ہرگز نہیں ہیں علوی
کشتی کبھی تو اپنی لگ جائے گی کنارے ۔

جنابِ انور ندیم علوی
دریا خاں مری (سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

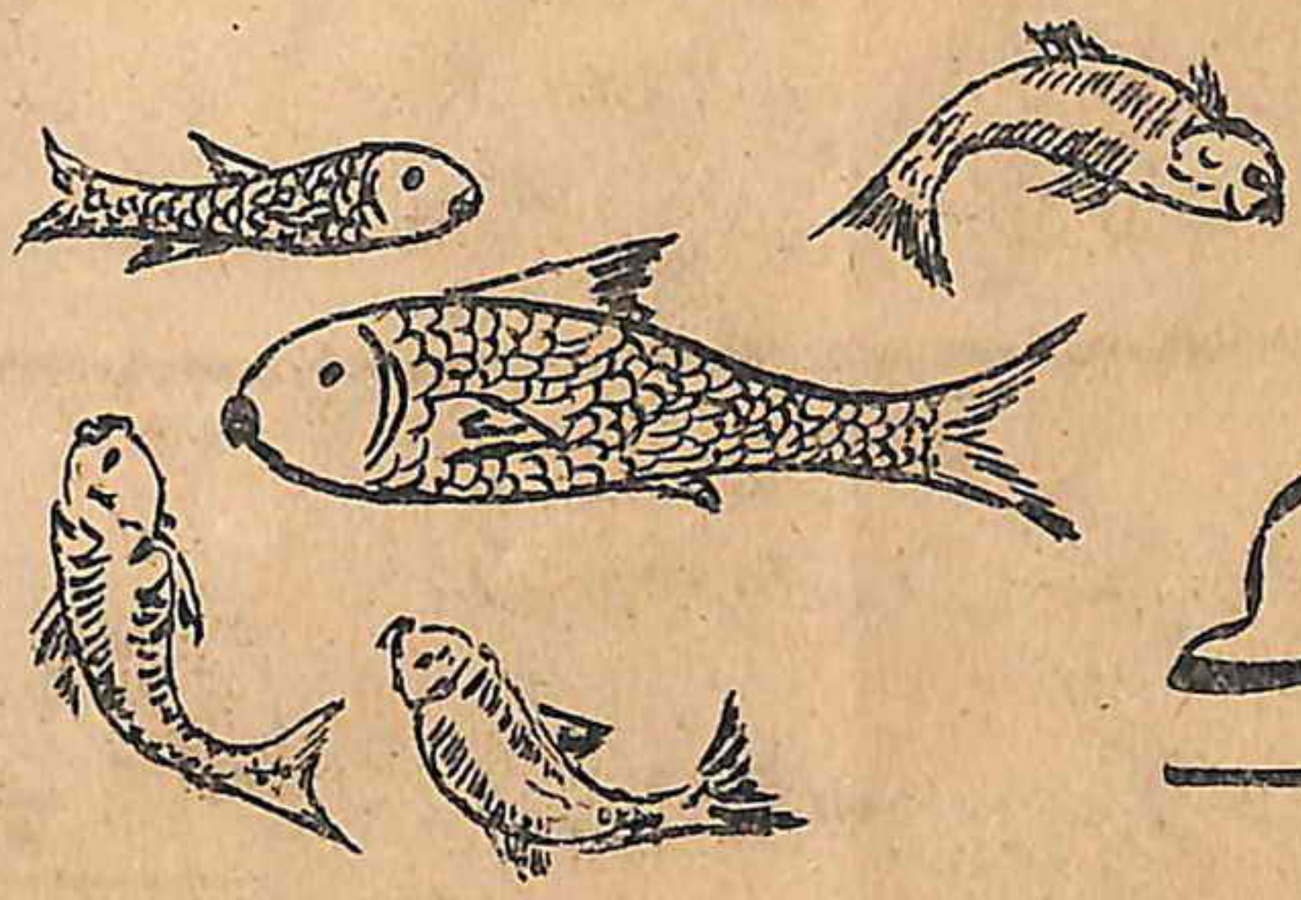

مچھلیوں کے بارے میں

(نصرت اکرم۔ محمد نگر۔ لاہور)

مچھلیوں سے کون واقف نہیں۔ یہ سب کی دیکھی بھالی ہیں۔ لیکن عام طور پر ہم مچھلیاں دیکھ کر زیادہ سے زیادہ یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ مچھلیاں ریڑھ کی ہڈی رکھتی ہیں۔ پانی میں رہتی ہیں۔ مچھلیوں کے پنکھ اور گلپھڑے ہوتے ہیں۔ گلپھڑوں کی مدد سے مچھلیاں سانس لیتی ہیں اور مچھلیوں کی ٹانگیں نہیں ہوتیں۔

لیکن مچھلیاں سرد خون حیوان بھی ہیں۔ کسی "سرد خون حیوان" سے یہ مراد نہیں کہ وہ حیوان ہمیشہ سرد ہوتا ہے۔ بلکہ سرد خون حیوان وہ ہے جس کے جسم کی تپش اپنے اِردگرد کی تپش کے قریب قریب ہوتی ہے۔ اگر کوئی سرد خون حیوان دھوپ میں پڑا ہوگا تو اس کا جسم گرم ہوگا اور اگر وہ کسی جوہڑ کی تہہ کی کیچڑ میں آرام سے سردیاں گزار رہا ہوگا تو اُس کا جسم ٹھنڈا ہوگا۔

تو اَب مچھلی کے معنی یہ ہوئے کہ وہ ایک سرد خون حیوان ہے۔ پانی میں رہتی ہے اور اس کی ریڑھ کی ہڈی، پنکھ اور گلپھڑے ہوتے ہیں۔

مچھلیاں جسامت کے اعتبار سے بڑی بھی ہوتی ہیں اور چھوٹی بھی۔ بڑی مچھلیوں میں جانی پہچانی مثال وھیل کی ہے۔ وھیل کی جسامت کا اندازہ کرنا آسان نہیں۔ اندازاً بڑی وھیل کا وزن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا بڑے ہاتھیوں کے وزن کے لگ بھگ ہوتا ہے اور چھ یا سات ہاتھی ایک دوسرے کے آگے پیچھے کھڑے ہو جائیں تو کہیں جا کر ایک وھیل کی پوری لمبائی کے برابر ہوں گے۔ وھیل دنیا کے دریافت یافتہ جیوانات میں سے سب سے بڑا جیوان ہے۔

اکثر لوگ سمجھتے ہیں کہ وھیل ایک مچھلی ہے لیکن یہ خیال درست نہیں کیونکہ وھیل ہماری طرح پھیپھڑوں سے سانس لیتی ہے حالانکہ مچھلیاں گلپھڑوں سے سانس لیتی ہیں۔ سائنسدانوں کا خیال ہے کہ وھیل کے دادا پردادا ایک زمانے میں خشکی کے جانور تھے اور قدیم زمانے کی وھیل ٹانگوں سے چلتی پھرتی تھی۔ اب وھیل کی ٹانگیں نہیں ہوتیں البتہ آجکل کی وھیل کے جسم کی تہوں میں ایسی ہڈیاں پائی جاتی ہیں جو یہ بتاتی ہیں کہ اس کے آباؤ اجداد کی ٹانگیں ہوتی تھیں لیکن آجکل کی وھیل کا جسم اس کے بزرگوں سے جو خشکی پر رہتے تھے غالباً بڑا ہے اور سمندر کا پانی وھیل کے دیوہیکل جسم کو سہارا دیئے رہتا ہے۔

بڑی مچھلیوں میں ایک اور قسم سکوئڈ مچھلیوں کی ہے۔ یہ مچھلیاں ہر جگہ نہیں پائی جاتیں بلکہ بعض بڑے اور گہرے سمندروں میں پائی جاتی ہیں۔ ان میں بعض پچاس پچاس فٹ تک لمبی ہوتی ہیں۔ یہ ایک ہی ٹکر میں بڑے بڑے جہازوں کو تباہ کر سکتی ہیں۔ اس لئے انہیں سمندری بلا بھی کہتے ہیں۔

اسی طرح مچھلیاں چھوٹے قد کی بھی ہوتی ہیں۔ مثلاً گوبی نامی مچھلی اپنے پورے قد کو پہنچنے کے بعد صرف آدھ انچ لمبی ہوتی ہے۔ یہ ریڑھ کی ہڈی رکھنے والے جیوانوں میں سب سے چھوٹا جانور ہے۔ اگر ایسی لاکھوں مچھلیاں بھی جمع کی جائیں تو ان کا وزن ایک وھیل کے برابر نہ ہوگا۔

سمندر میں پائے جانے والے بیشمار جیوانوں میں سے سمندری گھوڑے بھی ہیں۔ حقیقت میں یہ مچھلیوں ہی کی ایک قسم ہیں۔ کیونکہ اگر ہم سمندری گھوڑے کا مشاہدہ کریں تو ہمیں اس کے جسم پر مچھلی کے سے پنکھ نظر آئیں گے۔ سب مچھلیوں کے ایسے ہی پنکھ ہوتے ہیں۔ پھر اس کے گلپھڑے بھی ہوتے ہیں۔ سب مچھلیاں گلپھڑوں سے سانس لیتی ہیں۔

اس بات کا یقین کرنے کے لئے کہ سمندری گھوڑے واقعی مچھلیوں ہی کی ایک قسم ہیں ایک اور ثبوت یہ ہے کہ اس چھوٹے سے جیوان کی مچھلی کی طرح ٹانگیں بھی

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

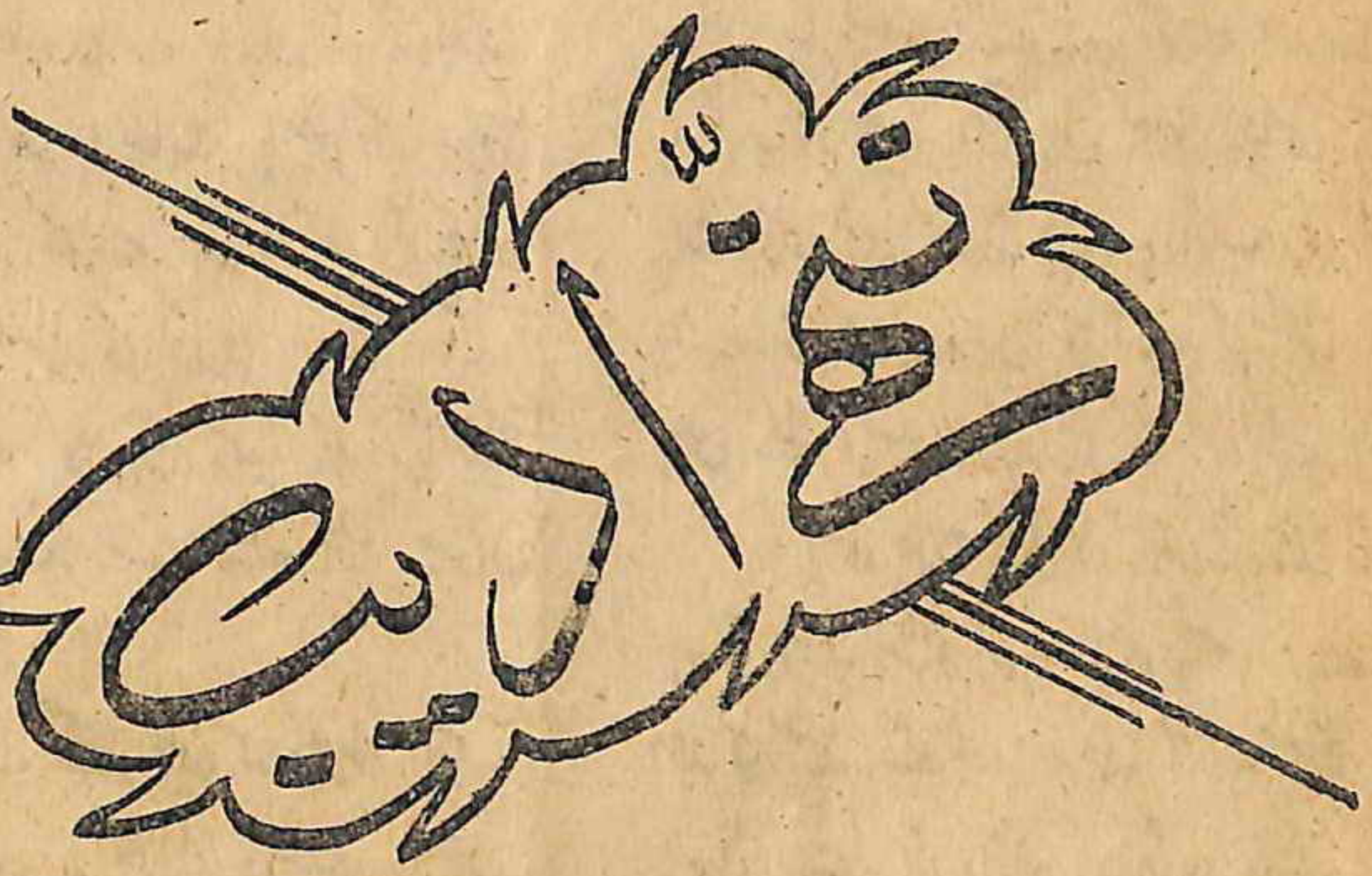

ماں

مایوس چہرہ۔ بوجھل قدم گواہی دے رہے تھے کہ آج بھی اسلم کو کہیں سے پیسے نہیں ملے۔ ماں کی بیماری نے اُسے دیوانہ کر دیا تھا۔ وہ آج بھی فیکٹری کام کرنے کے لئے نہیں گیا تھا۔ پریشانی کے عالم میں وہ گھر میں داخل ہوا اور ماں کی چارپائی کی طرف بڑھا۔ جس ماں کی خاطر اسلم پاگل ہوا پھرتا تھا وہ ماں یہ دُنیا چھوڑ کر کوسوں دُور جا چکی تھی اسلم اپنی پلکوں پہ آنسو سجائے کافی دیر تک بیٹھا رہا۔ اب کیا ہو سکتا تھا۔ جنت اُس سے رُوٹھ گئی تھی۔ وہ اِس دُنیا میں اکیلا رہ گیا تھا۔ مسکراہٹ اس سے کوسوں دُور بھاگ گئی تھی۔

آج اسلم کی ماں کو فوت ہوئے دو سال گزر چکے تھے لیکن اسلم کے چہرے پر وہی مایوسی، وہی پریشانی طاری تھی۔ وہ تنخواہ لے کر گھر آ رہا تھا۔ راستے میں ایک لڑکے نے مایوس نگاہوں سے اسلم کو دیکھا۔ اسلم رُکا اور پُوچھا کیا پریشانی ہے جس کے تحت آپ خون کے آنسو رو رہے ہیں۔ لڑکا بولا ماں بیمار ہے میرے پاس اتنے پیسے نہیں کہ مَیں بازار سے دوائی خرید لاؤں۔ اَب مَیں اپنی قسمت پر ماتم نہ کروں تو کیا کروں؟

اسلم کی آنکھوں میں اپنی ماں کا منظر گھومنے لگا۔ کچھ دیر تک وہ خیالوں میں کھویا رہا پھر اس کا ہاتھ جیب کی طرف بڑھا۔ ساری تنخواہ نکال کر لڑکے کو دے دی اور خوش خوش گھر کی طرف چل پڑا۔ (جنابِ الطاف احمد بھٹی۔ مومن آباد۔ لائلپور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بزرگ کا تحمل

ایک روز حضرت شیخ نصیرالدین محمود چراغ دہلی اپنے خاص حُجرہ میں مصروفِ عبادت تھے کہ ایک دشمن آپ کے حُجرے میں گھُس گیا اور آپ پر چھُری سے پے در پے وار کرنے لگا۔ آپ کو گیارہ شدید زخم آئے حتّٰی کہ خون نکل نکل کر حُجرے سے باہر بہنے لگا مگر آپ کی محویت اور استغراق میں فرق نہ آیا۔ باہر مریدوں نے خُون دیکھا تو بھاگ کر آئے اور حملہ آور کو پکڑا چاہتے ہی تھے کہ تکّا بوٹی کر ڈالیں مگر حضرت نے منع فرمایا اور قسم دی کہ کوئی بدلہ نہ لیں۔ پھر حملہ آور کو پاس بُلا کر معافی مانگی کہ بھائی چھُری چلاتے ہوئے تمہارے ہاتھ کو کوئی تکلیف ہوئی ہو تو مجھے معاف کرنا۔ بعدازاں ۲۰ ٹکے عنایت فرمائے اور دعائیں دے کر رخصت کیا۔ اللہ ربّ العزّت نے چند دنوں میں آپکے زخم مُندمل کر دئے۔

(جنابِ محمد اشرف نوشاہی۔ کراچی)

سُلطان صلاح الدّین ایّوبی کی مہربانی

سلطان صلاح الدین یوسف بن ایّوب والئ مصر و شام بڑا مہربان مُسلم بادشاہ تھا۔ وہ ایک مرتبہ اپنی طویل بیماری کے بعد جس نے اسے بہت ہی ضعیف کر دیا تھا نہایت کمزوری اور نقاہت کے عالم میں حمام میں داخل ہوُا۔ اس نے اپنے سر پر کھڑے ہوئے غلام سے گرم پانی طلب کیا۔ وہ اس کے لئے ایک بڑے برتن میں سخت گرم پانی لایا۔ جب اسکے قریب آیا تو غلام کا ہاتھ کانپ گیا اور وہ پانی سلطان کے اُوپر گر گیا جس سے اس کا جسم جل گیا لیکن سلطان نے اس سے کوئی مواخذہ کیا اور نہ ہی کوئی بات کی۔ پھر کچھ دیر کے بعد اُس سے سلطان نے ٹھنڈا پانی طلب کیا۔ اس نے اُسی کوزے میں بہت ٹھنڈا پانی لا کر حاضر کیا۔ جب وہ سلطان کے قریب ہوُا تو پھر اس سے ویسا ہی اتفاق ہوُا جیسا کہ پہلی مرتبہ اس کا ہاتھ کانپ گیا تھا اور یہ ٹھنڈا پانی بھی سلطان کے جسم پر گر گیا جس سے سلطان کو غش آ گیا اور وہ مرنے کے قریب ہو گیا۔ جب اسے ہوش آیا تو غلام سے اتنا کہا۔ "اگر مجھے مارنے کا ارادہ تھا تو بتا دیتا" اِس سے زیادہ کچھ نہیں کہا۔

(جنابِ صفدر نذیر جاوید۔ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوبیل انعامات کا بانی

(جنابِ محمد اشرف نوشاہی۔ کراچی)

اِس دُنیا میں ایسے لوگ بہت کم ملتے ہیں کہ جن کی ایجادات سے بنی نوعِ انسان کے لئے ہلاکت کے سامان میں اضافہ ہوا لیکن اُن کی زندگی کے بعد ان کا سرمایہ انسان کے کام آیا۔ ایلفرڈ نوبیل بھی ایک ایسا ہی انسان تھا جو "نوبیل انعامات" کی وجہ سے مشہور ہے۔

اُس کا مکمل نام "ایلفرڈ برن ہارڈ نوبیل" تھا۔ وہ ۱۸۳۳ء میں پیدا ہوا۔ اس کے باپ کو بھک سے اُڑ جانے والے مادوں اور آبدوز سرنگوں سے گہری دلچسپی تھی اور اس کی تمام زندگی اس کے بارے میں تحقیق میں گزری۔ نوبیل کا بھائی انجنیئر اور سائنسدان تھا۔ لیکن نوبیل بہت کمزور تھا۔ عمر بھر بیمار ہی رہا۔ اُس کی ماں کو اُس سے بڑی محبّت تھی اور اُسے یقین تھا کہ اُس کا یہ بیٹا ایک دن عظیم انسان بنے گا۔

نوبیل جب بیماری سے پلنگ پر لیٹ جاتا تو اُس کی ماں اُسے کتابیں پڑھ کر سُناتی رہتی۔

جب نوبیل نے ہوش سنبھالا تو اپنے والد کی طرح آتش گیر مادوں کی تحقیق کا شوقین ہو گیا۔ انجنیئرنگ سے بھی شغف تھا۔ وہ امریکہ گیا تو وہاں ایک شخص سے ملاقات ہوئی جس نے سُورج کی گرمی سے چلنے والا انجن بنایا لیکن جب انجن آزمائشی طور پر کشتی میں لگا کر سمندر میں ڈالا گیا تو طوفان کی وجہ سے کشتی اور انجن ڈوب گئے اور موجد کی امیدیں ٹوٹ گئیں۔ نوبیل کی محنت کا بھی اس میں دخل تھا لہذا اسے بھی رنج ہوا۔

اِس کے بعد بھی نوبیل مایوس نہ ہوا۔ وہ دن رات تحقیقات کرتا رہا اور اُس نے کئی نئی ایجادیں کیں جن میں ڈائنامیٹ بہت مشہور ہے۔ اُس نے ڈائنامیٹ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کارخانے قائم کر کے کافی دولت کمائی۔

بالآخر ۱۰ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ۶۳ سال کی عمر میں یہ سائنسدان وفات پا گیا۔ اُس نے وصیّت کی کہ میری جائیداد فروخت کر کے سرمایہ بینک میں جمع کر دیا جائے۔ اور اس کے منافع سے ہر سال پانچ انعام دیئے جائیں۔ یہ انعام طبیعات، کیمسٹری، طبابت، ادب اور "امن" کے لئے بہترین خدمت انجام دینے والوں کو ملیں۔ ۱۹۰۱ء سے یہ سلسلہ شروع ہوا۔ کوئی انعام پاکستانی سِکّہ کے مطابق ڈیڑھ لاکھ سے کم کا نہیں ہوتا۔

دوسری جنگِ عظیم کے دوران تین سال تک یعنی ۱۹۴۰ء، ۱۹۴۱ء، ۱۹۴۲ء میں یہ انعامات ملتوی رہے۔

زیادہ تر علمی تحقیق یہود نے کی ہے، دُنیا کے بیشتر نوبیل انعامات یہود نے ہی حاصل کئے ہیں۔ پاکستان نے اب تک کوئی انعام حاصل نہیں کیا۔

بقیہ صفحہ ۱۷

نہیں ہوتیں۔ مچھلیاں ہزاروں قسم کی ہیں۔ انگلستان کے نیچرل ہسٹری میوزیم میں کئی سو فٹ لمبی عمارت میں مچھلیاں ہی مچھلیاں رکھی ہوئی ہیں جنہیں دیکھ کر خدا تعالیٰ کی قدرت یاد آ جاتی ہے۔

فرمانِ رسولؐ

حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سات قسم کے لوگوں کو ہمیشہ اپنے سائے تلے رکھے گا:۔

۱۔ منصف حکمران

۲۔ وہ جوان جس کی جوانی اللہ تعالیٰ کی یاد میں گزری ہو۔

۳۔ وہ آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا رہتا ہے جب مسجد سے نکلتا ہے تو پھر مسجد میں داخل ہونے کا انتظار کرتا ہے۔

۴۔ وہ دو آدمی جن کی دوستی کی بنیاد اللہ اور اللہ کا دین ہے اسی جذبہ سے وہ اکٹھے ہوتے ہیں اور یہی جذبہ لئے وہ جُدا ہو جاتے ہیں۔

۵۔ وہ آدمی جس نے اللہ تعالیٰ کو تنہائی میں یاد کیا ہو اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے ہوں۔

۶۔ وہ آدمی جس کو کسی حسین اور خوبصورت عورت نے کسی غلط راستے پر لگانا چاہا لیکن اُس نے محض خدا کے خوف سے نفرت کا اظہار کیا۔

۷۔ وہ آدمی جس نے اِس طرح صدقہ کیا کہ اس کا بایاں ہاتھ بھی نہیں جانتا کہ دایاں ہاتھ کیا دے رہا ہے۔ (طاہر محمود خاں۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قراقرم ہائی وے یعنی شاہراہِ ریشم

(جنابِ چوہدری منیر احمد ایس۔ڈی۔او)

بچّو! میں آج آپ کو شاہراہِ ریشم جس کا دوسرا نام قراقرم ہائی وے (KKH) ہے، کے بارے میں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔ پاکستان کی حکومت نے ایک محکمہ FWO (FRONTIER WORKS ORGANISATION) قائم کیا ہوا ہے جن علاقوں میں PWD (PUBLIC WORKS DEPARTMENT) یا MILITARY ENGINEERING SERVICE یا دوسرے محکمے سڑکیں وغیرہ نہیں بنا سکتے وہاں FWO کے جوان اور افسر عام لوگوں کے فائدہ کے لئے سڑکیں اور راستے بناتے ہیں۔ یہ محکمہ پاکستان آرمی انجینئرز کور کے جوانوں اور افسروں پر مشتمل ہے اور اَب یہ تقریباً سارے پاکستان میں پھیلا ہوا ہے۔ اب اِس محکمہ کے جوان بلوچستان، آزاد کشمیر اور فرنٹیئرز کے انتہائی دشوار گزار علاقوں میں سڑکیں بنا رہے ہیں۔ شاہراہِ ریشم بھی اِنہی سڑکوں میں سے ایک نہایت اہم سڑک ہے۔

شاہراہِ ریشم ہولیاں ضلع ہزارہ سے شروع ہوتی ہے اور ایبٹ آباد، مانسہرہ ٹبل، ٹبگرام، تھاکوٹ، بھشام، پٹن، کمیلہ، برسین، چلاس، جنگلوٹ، گلگت، نگر وغیرہ سے ہوتی ہوئی خنجراب پاس تک جاتی ہے جہاں سے چین کی سرحد ملتی ہے۔ اِس سڑک کی کُل لمبائی ہولیاں سے خنجراب پاس تک ۹۷۴ میل ہے۔ یہ کافی کھلی سڑک بن رہی ہے جس پر آسانی سے دو دو گاڑیاں گزر سکتی ہیں۔

بچّو یہ سڑک ۱۹۵۶ء سے شروع ہے جس میں سے صرف ہولیاں سے لیکر مانسہرہ تک پہلے تنگ پکّی اور مانسہرہ سے ٹبل تک بالکل تنگ کچّی سڑک تھی۔ اسکے آگے سڑک کا نام بھی نہ تھا۔ آپ خیال کریں کہ اِس علاقہ کے لوگ جہاں پہلے سڑک نہیں تھی کِس طرح دوسرے شہروں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو آتے جاتے تھے اور کیا کیا تکالیف انہیں سفر کے لئے برداشت کرنا پڑتی ہوں گی۔ اب ان کا ہمارے پاکستانی فوجی جوانوں اور افسروں کی دن رات کی محنت کے سبب پاکستان کے ہر شہر سے بالبطہ قائم ہو گیا ہے۔ اور اس پر ہر قسم کی ٹریفک چلتی ہے جس میں پرائیویٹ بسیں اور ویگنیں بھی شامل ہیں جو ہولیاں سے بہشام تک چلتی ہیں۔ ہولیاں سے تھاکوٹ تک اور خنجراب پاس سے گلگت تک سڑک بالکل پکی ہو چکی ہے اور باقی تمام سڑک پر دن رات کام جاری ہے جو اُمید ہے ۱۹۷۸ء تک بالکل تیار ہو جائے گی۔

بچو یہ ساری کی ساری سڑک پہاڑوں میں سے گزرتی ہے اور پہاڑ بھی وہ پہاڑ جن پر اکثر سارا سال برف پڑی رہتی ہے۔ آپ خود خیال کریں ایسے علاقہ میں پہاڑوں کو کاٹ کر سڑک بنانا کتنا مشکل کام ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے انسان کو بھی بڑی طاقت اور عقل دی ہے جو ہر مشکل پر قابو پا لیتا ہے۔

ہماری حکومت نے ان پسماندہ علاقوں کی ترقی کے لئے یہ سڑک بنائی ہے۔ اب ان علاقوں کے فروٹ، خشک میوہ جات اور معدنیات وغیرہ پاکستان کے ہر شہر اور چین میں جا رہے ہیں اور چین جو ہمارا مخلص پڑوسی اور دوست ہے اس کا مال ہمارے ملک میں آ رہا ہے۔ اِس سڑک سے دونوں ملکوں کی سرحدی تجارت کو بے حد فائدہ ہُوا ہے اور آئندہ بہت زیادہ ہو گا، انشاء اللہ۔

اگر آپ کو اللہ تعالیٰ صحت، فرصت اور مالی استطاعت دے تو ضرور کسی موسمِ گرما میں اِس سڑک کی سَیر کریں۔ سردیوں میں بھی سَیر ہو سکتی ہے لیکن یاد رکھیں کہ اِس علاقہ میں برف پڑتی ہے اور سخت سردی ہوتی ہے جو عموماً پنجاب اور میدانی علاقوں کے بچّوں کی قوّتِ برداشت سے باہر ہوتی ہے۔ ویسے یہ سڑک سارا سال کھُلی رہتی ہے اور ہر موسم میں گاڑیاں چلتی رہتی ہیں۔

اندرونی سرورق عزیزم ناصر احمد وینس (لنگے ضلع گجرات) نے تیار کیا ہے۔

(ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتیجہ انعامی مقابلہ مضمون نویسی

ماہِ فروری میں تشحیذ کے لئے ایک انعامی مقابلہ مضمون نویسی کروایا گیا تھا جس میں حسبِ ذیل مضمون نگاروں نے شرکت کی:۔

۱۔ قمر الزمان ٹنڈو جام۔ ۲۔ شاہدہ جمال ربوہ۔ ۳۔ رفیق احمد ناصر ۹ چک شمالی پٹیالہ۔ ۴۔ راحت جہاں نور نگر فارم۔ ۵۔ درِّ شہوار ربوہ۔ ۶۔ فدا محمد خان ڈیرہ غازیخان۔ ۷۔ ایک مضمون بے نام ملا۔ ۸۔ فوزیہ سروش حافظ آباد۔ اور ۹۔ بشریٰ سید گوجرانوالہ۔

آخر الذکر دونوں تشحیذی بہنیں اوّل قرار پائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی بہت بہت بابرکت کرے آمین۔ ان کے مضامین اسی اشاعت میں پیش کئے جا رہے ہیں۔ (ایڈیٹر)

احترامِ انسانیت

جب بھی کوئی انسان، انسانیّت یا احترامِ انسانیّت کا تذکرہ کرتا ہے تو یکبار میری نظروں میں وہ منظر گھوم جاتا ہے تاریک رات ہے۔ وقتِ نیم شب ہے۔ سوتے میں ایک دم حضرت ابو بن ادھم ہڑبڑا کر جاگ اُٹھتے ہیں۔ کیا دیکھتے ہیں کہ کمرے میں ایک مسحور کُن نورانی روشنی ہے جو اسے مہر عالمتاب بنا رہی ہے اور مقدّس فرشتہ اپنے پَر پھیلائے، سَر جُھکائے ایک سُنہری کتاب میں کچھ لکھنے میں محو ہے۔ حضرت ابو بن ادھم چونک جاتے ہیں اور ڈرتے ڈرتے پُوچھتے ہیں "کیا لکھ رہے ہو؟" بے نیازی سے جواب ملتا ہے " ان انسانوں کے نام لِکھ رہا ہوں جو خُدا سے پیار کرتے ہیں"۔ ابو بن ادھم لرزتے دل سے پوچھتے ہیں "کیا میرا نام بھی ان خوش نصیبوں میں ہے؟" "نہیں" فرشتہ جلال سے جواب دیتا ہے۔ "اچھا تو میرا نام ان لوگوں میں لکھ لو جو اللہ کے بندوں سے پیار کرتے ہیں"۔ وہ جی کڑا کر کے کہتے ہیں۔ فرشتہ سر کی جُنبش سے جواب دیتا ہے اور غائب ہو جاتا ہے۔ اگلی رات پھر وہی پُرشکوہ روشنی ابو بن ادھم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو نیند سے بیدار کر دیتی ہے۔ فرشتہ حسبِ سابق اس کتاب میں کچھ لکھ رہا ہے۔ ابو بن ادھم اپنا سوال دُہراتے ہیں۔ جواب ملتا ہے "ان کے نام جن سے خود خدا محبت کرتا ہے" اور پھر وہ سنہری کتاب ابو بن ادھم کے سامنے کر دیتا ہے وہاں سرفہرست ابو بن ادھم کا نام درج ہوتا ہے۔ پیاری بہنو اور بھائیو! کتنا بڑا انعام ہے انسانوں سے محبت کرنے کا، انسانیت کا احترام کرنے کا۔

انسانیّت کے احترام سے مراد یہ ہے کہ ہر انسان کا احترام فقط اِس لئے کیا جائے کہ وہ "انسان" ہے اشرف المخلوقات ہے۔ خدائے رحمٰن کے ذوق تخلیق کا مظہر ہے۔ یہ نہ دیکھا جائے کہ وہ حبشی ہے یا سپید رنگ انسان۔ عجمی ہے یا عربی۔ مفلس ہے یا زردار۔ ہماری دُنیا کے خودساختہ اصولوں میں نیکی اور انسانیت کی کوئی قدر نہیں۔ اگر ہے تو طبقوں کی اور مراتب کی۔ گویا کہ انسانیت کا احترام نہیں کیا جاتا دولت اور طبقہ بندی کے سامنے سر جھکایا جاتا ہے اور انسان کو اِن مادی اشیاء سے بھی سستا خیال کیا جاتا ہے۔ کتنی غلط بات ہے کتنا فرسودہ نظریہ ہے۔ انسانیت کا احترام تو ہم سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ ہم ہر ایک سے انسانیت کی سطح پر ملیں، اِسی ناطے سے اُسے پرکھیں اور یہی جذبہ اس کے احترام اور ادب کی بنیاد ہے۔

انسان کا دل تو کعبہ ہے، مسجد ہے، مندر ہے، تیرتھ ہے۔ اِس میں تو خدا بستا ہے۔ پھر ہمیں کیسے زیب دیتا ہے کہ اس دل کو جو خدا کا مسکن ہے، کعبۂ مقدّس ہے اپنے ہاتھ، قلم یا زبان سے ٹھیس پہنچائیں۔ اور پھر سب بنی نوع انسان آدم کی اولاد ہے، سب ایک ہی شجر کے پھول پات ہیں، سب کا خمیر ایک ہی مٹی سے گوندھا گیا ہے سب کی ہستی کی کونپل ایک ہی پودے سے پھوٹتی ہے۔ گویا کہ سب لوگ ایک ہی ہیں ان میں کسی دوسرے یا غیر کے آنے کا سوال ہی نہیں ہے۔ جب مساوات اور برابری کا یہ عالم ہے تو پھر خود کو دوسروں پر فوقیت دینے کا کیا سوال۔ اگر اِس انداز سے سوچیں تو معلوم ہوتا ہے کہ انسانیت کا احترام دراصل اپنا احترام ہے۔

اگر عظیم انسانوں کی سوانح عمریوں کا مطالعہ کریں تو یہ پتہ چلتا ہے کہ ہر ایک نے انسانیت کے احترام کی راہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر چل کر ہی عظمت کا علم لہرایا۔ یہ سب اولیائے کرام، اوتار اور پیغمبر جنہوں نے اپنی زندگیاں انسانیت کے لئے وقف کر دیں ان کی سدا کوشش رہی کہ کسی کو ان سے دُکھ نہ پہنچے۔ مہاتما بدھ کے دل میں انسان کا درجہ بے حد بلند تھا۔ وہ دُکھی انسانیت کو سسکتا دیکھ کر تڑپ اُٹھتے تھے اور دن رات اِسی گیان اور فکر میں رہتے تھے کہ جب سب انسان برابر ہیں تو طاقتور ظلم کی لاٹھی سے کمزور کو مجروح کیوں کر دیتا ہے۔ حتّٰی کہ انہوں نے انسانیت کے دُکھوں کا مداوا کرنے کے لئے پُرتکلّف محل آرام و آسائش خیرباد کہہ دئے اور انسانیت کے احترام کے گُر سے ہی نجات کا راستہ پا لیا۔

(فوزیہ سروش۔ حافظ آباد)

مَیں نے سالانہ جلسہ پر کیا دیکھا؟

دسمبر کا مہینہ شروع ہوا اور مَیں بے چینی سے سالانہ جلسہ کا انتظار کرنے لگی جیسا کہ یہ انتظار تمام احمدی بھائی بہنوں کو تھا۔ اور انتظار اس مبارک جلسہ کا تھا جس کی بنیاد سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے اپنے مبارک ہاتھوں سے ڈالی۔ لیکن مخالف یہ پراپیگنڈا کر رہے تھے کہ اِس دفعہ سالانہ جلسہ پر جب احمدی جائیں گے تو یکم جون ۱۹۷۴ء کی طرح آگ اور خون کی ہولی کھیلی جائے گی۔ لیکن اس کے باوجود سالانہ جلسہ پر جانے والے احمدیوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر نظر آتا تھا۔ اِس دفعہ عید بھی سالانہ جلسہ کے ساتھ آ رہی تھی۔ ہم سب ۲۳۔ دسمبر کو اپنے پیارے مرکز ربوہ پہنچے جہاں عجیب ہی سماں تھا۔ ہر احمدی نوجوان خدمتِ خلق میں مصروف تھا۔ جو بھی بس آتی خدمتِ خلق کرنے والے نوجوان بڑی مسرّت سے اپنے مہمانوں کا استقبال کرتے اور دوڑ دوڑ کر خود اُن کا سامان بس سے اُتارتے تھے۔

گول بازار اور ہر ایک سڑک اور گلی محلہ میں اور لاریوں کے اڈّہ اور اسٹیشن پر ہر وقت گہما گہمی نظر آتی تھی۔

۲۳۔ دسمبر کو گوجرانوالہ کے ہنگامہ میں شہید کئے گئے چھ شہداء کی نعشیں گوجرانوالہ سے ربوہ لائی گئیں اور ایک جمِّ غفیر نے جنازہ پڑھ کر ان کو شہداء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے قبرستان میں اور ایک موصی کو بہشتی مقبرہ میں دفن کر کے دعا کی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔[۱]

خدا خدا کر کے عید کا مبارک دن (۲۵ دسمبر) بھی آ پہنچا۔ میں صبح کو ہی تیار ہو کر زنانہ جلسہ گاہ کی طرف روانہ ہوئی۔ کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز عید پڑھانی تھی اور مستورات تک آواز پہنچانے کے لئے لاؤڈ سپیکر کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد حضور مردانہ جلسہ گاہ کی طرف تشریف لے گئے اور عید کا خطبہ اور نماز پڑھائی۔ عید کا خطبہ مُردہ دِلوں میں جان ڈالنے والا تھا جس نے شدید مخالفین کو بھی آنسو بہانے پر مجبور کر دیا۔ لنگر خانوں میں قربانی کے جانور بکثرت ذبح کئے گئے۔ گھر آ کر کھانا وغیرہ کھا کر گولبازار کی طرف نکلے۔ ہر طرف رونق پُورے عروج پر تھی۔ سب سے زیادہ قابلِ دید نظّارہ تو یہ تھا کہ افریقہ کے کالے حبشی بھی تھے تو امریکہ کے گورے بھی۔ اور شام کے سُرخ لوگ بھی موجود تھے۔ سالانہ جلسہ کی کشش اُنہیں دُور دُور سے کھینچ لائی تھی۔ یوں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا الہام

یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ

ربوہ میں پُورا ہوتے مَیں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔

میرے لئے یہ امر بھی بڑی خوشی و شادمانی کا موجب تھا کہ سحری کے وقت مسجد مبارک میں نمازِ تہجّد باجماعت پڑھانے کی نہایت سُریلی اور درد و سوز سے دعائیں کرنے کی آواز لاؤڈ سپیکر پر دُور دُور تک مُردہ دِلوں میں زندگی کی رُوح پیدا کر رہی تھی۔

زنانہ جلسہ گاہ میں جب ایک غیر ملکی لجنہ اماء اللہ کی ممبر نے اپنی ملکی زبان میں تقریر کی تو یہ منظر بھی بڑا ایمان افروز تھا۔

اِسی طرح ایک رُوح پرور نظّارہ مَیں نے یہ دیکھا کہ جلسہ کے آخری دن آسمان صبح سے ابر آلود تھا۔ جلسہ کے آخری اجلاس میں حضور کی تقریر ہو رہی تھی کہ بارش شروع ہو گئی مگر آفرین ہے کہ حاضرینِ جلسہ میں سے نہ صرف یہ کہ جانثارانِ احمدیت کے مردوں میں سے کوئی بچّہ تک اپنی جگہ سے نہ ہلا نہ سرکا بلکہ زنانہ جلسہ گاہ میں بیٹھی ہوئی ضعیف اور بوڑھی عورتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور غیر ملکی مستورات اور ننھے مُنّے اور دُودھ پیتے بچّے تک اپنی ماؤں کی گودوں میں چُپ چاپ بیٹھے رہے۔ آخر بارش تھم گئی۔ غیر از جماعت لوگوں نے یہ رُوح پرور منظر اپنی آنکھوں سے وہاں مشاہدہ کیا کہ جماعتِ احمدیہ کے مرد، عورت اور بچّے صبر و تحمّل کا نمونہ بنے اپنی اپنی جگہ نہایت سکون سے تقریر سُننے میں مصروف رہے۔ چار بجکر بیس ۲۰ منٹ پر تقریر ختم کر کے حضور نے الوداعی دعا کے ساتھ اہلِ جلسہ کو واپسی کی رخصت عطا فرمائی۔

جلسہ کے اختتام پر اسٹیشن اور بسوں کے اڈّہ پر واپسی کے وقت بھی پولیس کا انتظام بہت اچھا تھا۔

میں یہاں ایک اَور بات بیان کرنے سے نہیں رہ سکتی اور وہ یہ کہ عید کے بعد لنگر خانہ میں ایک سرکاری افسر نے جا کر جب کام کرنے والوں میں سے ایک خادم سے پُوچھا کہ تم کتنے کتنے گھنٹے ڈیوٹی دیتے ہو؟ تو خادم نے جواب دیا کہ ۲۴ گھنٹے۔ افسر نے پوچھا کہ سوتے کس وقت ہو؟ اس خادم نے نہایت مؤدبانہ جواب دیا "جناب ہم تو سال بھر سے اس خدمت کا موقع حاصل ہونے کی دعائیں کر رہے تھے۔ اگر ہفتہ عشرہ نہ سوئیں گے تو کیا ہے باقی سال بھر سونے کے لئے وقت ہمیں تھوڑا ہے؟" تو وہ افسر حیران رہ گیا۔

اِسی طرح ایک پولیس مین نے ضلع گوجرانوالہ کے ایک مقام پر ایک احمدی سے کہا کہ ہم احمدی جماعت کی تنظیم اور کنٹرول سے بہت ہی حیران ہیں۔ ہم نے بارہا دیکھا کہ مجمع کو خاموش کرانے میں کامیابی نہیں ہوتی لیکن احمدیوں کو جلسہ میں جب نعرہ سے منع کیا گیا تھا تو کسی نے نعرہ نہ لگایا۔ اور جب مرزا ناصر احمد صاحب نے اللہ اکبر کے نعرہ کی اجازت دی اور نعروں سے فضا گونج اُٹھی۔ تو جونہی آپ نے ہاتھ کے اشارہ سے نعرہ بند کرنے کو کہا تو یکدم خاموشی طاری ہو گئی۔ مجھ پر تو یہ اثر ہے کہ مرزا ناصر احمد صاحب دریا کے پانی کو کہیں کہ رُک جا تو ان کی زبان میں اتنا اثر ہے اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ دریا کا پانی بہنا رُک جائے گا۔

غرضکہ ہمارا یہ جلسہ خدا تعالیٰ کے فضلوں، احسانوں اور اسکی برکتوں اور رحمتوں کے نزول کا حامل تھا۔ ہم اس پر جتنا بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کم ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ (البشریٰ سیّدہ بنت سیّد احمد علی مدیر مصباح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مارکوپولو — ایک عظیم سیّاح

جنابِ ناصر احمد وینس۔ لنگے ضلع گجرات

وینس کا شہر جزیروں پر بسا ہوا تھا اور ان جزیروں کے درمیان بحیرۂ روم کا پانی بہتا تھا۔ گلیوں کی جگہ استعمال ہونے والی نہروں کے دونوں کناروں پر محلّات۔ گرجے اور رنگ برنگی چھتوں والے مکانات تھے۔ وینس کی بندرگاہ کی گودیاں جہازوں سے بھری رہتی تھیں۔ یہ جہاز قیمتی ریشم کی گانٹھیں، گرم مسالحے اور دوسری چیزیں گودیوں پر اُتارتے تھے۔

مارکوپولو ۵۴-۱۲۵۳ء میں اسی پُررونق اور خوبصورت شہر میں پیدا ہوا۔ اس کے والد کا نام نکولوپولو اور چچا کا نام میفیوپولو تھا۔ یہ دونوں بھائی سوداگر تھے۔ ان کا خیال تھا کہ چین سے تجارتی تعلقات قائم کئے بغیر انہیں کسی خاص قسم کا فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اپنی یہ خواہش پوری کرنے کے لئے وہ بحیرۂ اسود کے راستے بخارا پہنچے اور تین سال وہاں رہے۔ وہاں ان کی ملاقات ایک عظیم نواب سے ہوئی جس نے انہیں بتایا کہ اگر وہ آگے بڑھتے گئے تو وہ شہنشاہ کبلائی خان کے دربار میں پہنچ جائیں گے۔ چنانچہ ایک سال کے مزید سفر کے بعد وہ کبلائی خان کے دربار میں پہنچ گئے۔ یہ دونوں بھائی کوئی دس سال تک اُس کے دربار میں رہے۔ واپسی پر کبلائی خان نے اُن سے وعدہ لیا کہ وہ دوبارہ اُس کے پاس آئیں گے۔ نیز اپنے ساتھ سو عیسائی مبلغین کے علاوہ وہ اُس چراغ کا تیل لائیں جو حضرت عیسیٰؑ کی قبر پر روشن ہے۔ دونوں بھائیوں نے وعدہ کیا کہ وہ ایسا ہی کریں گے۔ وہ واپس وینس پہنچ گئے۔ اُس وقت مارکوپولو کی عمر ۱۵ سال تھی اور یہ سال ۱۲۶۹ تھا جب نکولو اور میفیو سفر کر رہے تھے تو مارکو کی ماں مر گئی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دو سال وینس میں قیام کے بعد یہ لوگ ۱۲۷۱ء میں ایک جہاز میں اپنی منزل کی طرف روانہ ہوئے۔ اُس وقت نکولو اور میفیو کے ہمراہ مارکوپولو بھی تھا اور اس کے علاوہ دو عیسائی مبلغ بھی۔ یہ لوگ بیت المقدس پہنچے اور وہاں سے مقدس تیل حاصل کرنے کے بعد آرمینیا گئے تو پادریوں نے آگے جانے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ باپ، بیٹا اور بھائی آرمینیا سے تبت اور تبت سے یارقند پہنچے۔ کبلائی خاں نے اُن کے استقبال کے لئے اپنے آدمی بھیجے۔ وہاں سے یہ لوگ کان چاؤ اور پھر پیکن کو روانہ ہوئے۔

تینوں آدمیوں نے یہ سارا سفر بڑی تکلیف سے طے کیا۔ زبردست برفباری، دریاؤں کی طغیانی اور یخ بستہ ہوائیں بھی اُن کا راستہ نہ روک سکیں۔ وہ صحرائے گوبی کی تنہائی، وحشت اور ویرانی کے خدشات سے آگاہ تھے۔ انہیں علم تھا کہ صحرائے گوبی کے ریتلے میدان، خشک پہاڑ، پانی اور خوراک کی کمی اُن کے لئے مہیب خطرات لئے ہوئے تھے۔ مشہور تھا کہ یہاں بھیانک اور منحوس آوازیں مسافروں کو موت کے مُنہ میں دھکیل دیتی تھیں لیکن وہ بلاخوف آگے بڑھتے گئے اور بڑی احتیاط اور خاموشی سے منزل بہ منزل سفر کرتے ہوئے سرزمینِ کیتھے (چین) میں پہنچ گئے۔ انہیں راستہ میں کوئی بدروح نہیں ملی۔ نکولو اور میفیو پولو نے اپنے سفر کی داستان شہنشاہ کو سُنائی اور مقدس تیل پیش کیا۔ تب کبلائی خاں نے مارکو سے متعلق سوال کیا۔ نکولو نے اسے بتایا کہ یہ میرا بیٹا اور آپ کا ادنیٰ خادم ہے۔

کبلائی خاں کو مارکو کا جذبہ بہت پسند آیا۔ اُس نے مارکو کو اپنے ملک کے مختلف علاقوں کے حالات پر مبنی رپورٹ تیار کرنے پر مامور کر دیا۔ مارکوپولو نے بادشاہ کے لئے ایک عمدہ رپورٹ مرتب کر لی۔ پیکنگ (جو دارالخلافہ تھا) کے بارے میں مارکو کہتا ہے کہ یہ شہر ایک دیوار سے گھرا ہوا تھا جو چوبیس میل لمبی تھی۔ اِس دیوار میں بارہ دروازے نصب تھے، ہر دروازے پر ایک ہزار پہریدار متعین تھے۔ گلیاں اتنی سیدھی تھیں کہ ایک آدمی دیوار کے کسی دروازے سے کھڑا ہو کر اگر اپنے سامنے نظر ڈالتا تو اُسے شہر کی دوسری جانب چھ میل پر دوسرا گیٹ نظر آجاتا۔

سترہ سال بادشاہ کی ملازمت کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعد مارکوپولو نے اپنے والد اور چچا کے ساتھ اپنے وطن جانے کی خواہش کی۔ بادشاہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ جائے لیکن خوش قسمتی سے ہؤا یوں کہ چین کی ایک شہزادی ایران کے ایک شہزادے سے بیاہی جانی تھی۔ لیکن سوال یہ تھا کہ شہزادی ایران تک پہنچائی کیسے جائے۔ چنانچہ کبلائی خاں نے فیصلہ کیا کہ چھوٹی شہزادی کو نکولوپولو، میفیوپولو اور مارکوپولو کی ہمراہی میں ایران بھیج دے اور اس طرح انہیں گھر جانے کی اجازت مل گئی۔

ڈیڑھ سال تک کبلائی خاں کا بحری بیڑا ملایا اور ہندوستان کے ساحلوں کے گرد گھومتا ہؤا ایران پہنچا۔ اُس وقت تک بادشاہ مر چکا تھا اس لئے شہزادی "کوگیٹن" کی شادی بادشاہ کے بڑے لڑکے سے کر دی۔ اب تینوں سیاح وینس کے لئے روانہ ہوئے اور پورے ۲۰ سال کی طویل غیر حاضری کے بعد ۱۲۹۵ء میں وطن واپس پہنچے۔

کہا جاتا ہے کہ وہ اتنے بدل چکے تھے کہ انہیں کوئی بھی نہ پہچان سکا۔ انہوں نے ایک بڑی دعوت کی اور دعوت میں بار بار رنگ برنگے کپڑے زیب تن کرتے رہے۔ انہوں نے مہمانوں کے سامنے اپنے کپڑوں کی سلائی کھولی تو ہیرے جواہرات گرنے لگے اور لوگوں نے مان لیا کہ یہ پولو خاندان کے ہی افراد ہیں۔

اِن سیاحوں کی واپسی کے ایک سال بعد وینس اور پڑوسی شہر جینوا کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ مارکو بھی اس لڑائی میں شریک ہؤا۔ وہ پکڑا گیا اور تین سال تک جیل میں رہا۔ یہاں اس کی ملاقات ایک اور قیدی سے ہو گئی جس کا نام "رسٹیک یانو" تھا۔ مارکوپولو اُسے اپنے سفر کے واقعات بتلاتا اور وہ انہیں لکھ لیتا۔ رہائی کے بعد وہ واپس وینس آیا جہاں اُس نے باقی ماندہ زندگی خاموشی سے گزار دی۔

مارکوپولو دُنیا کی ایک اہم شخصیت ہے اور اس کی کتاب "مارکوپولو کے سفر" یورپ کے لوگوں کو بڑے بڑے اور امیر شہروں سے متعلق پہلی خبر دیتی ہے۔

ماہانہ رپورٹ

مجلس اطفال الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹ ہر ماہ باقاعدگی سے بھجوانا نہ بھولئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیسرا صفحہ

گلاب کا خوبصورت پھول

دلکش اور مناسب رنگوں سے بنائیے۔

رشیدہ حسن
موسے والا ضلع سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معلومات

زمین کا وزن

زمین بھی تولی جا سکتی ہے! اِس بات پہ شاید بعض لوگ یقین نہ کریں لیکن یہ حقیقت ہے کہ موجودہ دَور میں سائنسدانوں نے زمین کا وزن معلوم کر لیا ہے۔ یہ وزن لفظوں میں تو ظاہر نہیں کیا جا سکتا البتہ ایسے کہا جا سکتا ہے کہ سات (۷) کے ہندسے کے آگے اکیس (۲۱) صِفر دئے جائیں تو اتنے ٹن زمین کا وزن ہوگا۔ یہ وزن کششِ ثقل کے اس اصول کے تحت نکالا گیا ہے جس کے مطابق کائنات کے کوئی بھی دو جسم ایک دوسرے کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ دونوں جسم جتنے بڑے ہوں گے کششِ ثقل بھی اتنی زیادہ ہو گی۔ اور دونوں کے درمیان جتنا زیادہ فاصلہ ہو گا کشش اتنی کم ہو گی۔

سائنسدانوں نے ایک خاص طریقے سے اس کشش کا حساب لگا کر زمین کا وزن معلوم کیا ہے۔ (سندھی سے ترجمہ)۔

(منور احمد طاہر۔ حیدر آباد۔ سندھ)

بڑوں کی اِبتداء

کیا آپ کو معلوم ہے کہ حسبِ ذیل لوگ جنہوں نے معمولی حیثیت سے ترقی کر کے دُنیا بھر میں شہرت پائی ابتداء میں کیا تھے۔

۱۔ ابراہیم لنکن۔ ایک بہت ہی غریب کسان کا لڑکا تھا جو امریکہ کا صدر بنا۔

۲۔ سٹالن۔ ایک موچی کا لڑکا تھا جو رُوس کا صدر بنا۔

۳۔ نپولین۔ ایک معمولی سپاہی تھا جو فرانس کا صدر بنا۔

۴۔ قطب الدین ایبک۔ ایک غلام تھا جو ہندوستان کا بادشاہ بنا۔

۵۔ نادرشاہ دُرّانی۔ ایک چرواہے کا لڑکا تھا جو ہندوستان کا بادشاہ بنا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۶۔ نادر خاں۔ کابل کا فوجی افسر تھا جو کابل کا بادشاہ بنا۔

۷۔ چنگیز خاں۔ منگولیا کا چرواہا تھا جو بعد میں بادشاہ بنا۔

۸۔ جوزیفائن۔ ایک تمباکو فروش کی لڑکی تھی جو بعد میں ملکہ بنی۔

(جناب عبدالرب بغرت انسپکٹر بیت المال)

دُنیا کی تیز ترین مکھی

ایک ماہر نے ایک طاقتور کیمرے کی مدد سے اس کی رفتار ۸۱۸ میل فی گھنٹہ معلوم کی ہے۔ اس کا بیان ہے کہ یہ مکھی بہت بلندی پر اُڑتی ہے جہاں ہوا ہلکی ہے۔ اسے اِس طرح کافی مدد مِل جاتی ہے اور اس کی رفتار بڑھ جاتی ہے۔ یہ رفتار اتنی تیز ہے کہ اگر یہ مکھی مغرب کی جانب اُڑنا شروع کر دے اور اُڑتی ہی چلی جائے تو یہ ایک ہی دن میں دُنیا کا پُورا چکر لگا لے گی۔

(طاہر محمود احمد)

مَیں کیا چاہتا ہُوں؟

جنابِ شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی

مَیں کیا چاہتا ہوں؟ مَیں کیا چاہتا ہوں ٭ کتابیں جہاں کی پڑھا چاہتا ہوں
مُجھے شوق ہے علم پڑھنے کا بے حد ٭ سبق روز مَیں اِک نیا چاہتا ہوں
ہے اُستاد کے سینہ میں جو سمندر ٭ مَیں کچھ موتی اُس سے لیا چاہتا ہوں
جو سُورج ہے علم و ہُنر کا جہاں میں ٭ اُسی کی کرن مَیں بنا چاہتا ہوں

سدھاروں گا پڑھ کر مَیں بچّوں کی عادت
مَیں آزاد "عالم" نیا چاہتا ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئیے ذہنی ورزش کریں

۱- ایک روپے میں بیس[۲۰] چڑیاں، ایک روپے میں ایک طوطا اور پانچ روپے میں ایک بطخ ملتی ہے بتائیے ۱۰۰ روپے میں ۱۰۰ پرندے کس تفصیل سے خریدے جا سکتے ہیں؟

۲- ایک نوکر اِس شرط پر رکھا گیا کہ اگر حاضر رہے تو ۱۲ آنے روز ملیں گے اور اگر غیر حاضر رہے گا تو علاوہ تنخواہ کے ۲ آنے جُرمانہ ادا کرے۔ ۲۸ دن کے بعد اُسے سات روپے ملے بتائیے وہ کتنے روز غیر حاضر رہا؟

۳- وہ کونسی چیز ہے جو اپنا جسم کھاتی ہے اور جب کھا چکے تو مَر جاتی ہے؟

۴- وہ کونسی چیز ہے جو دراصل آپکی ہے مگر آپ کی نسبت دوسرے لوگ اسے زیادہ استعمال کرتے ہیں؟

۵- وہ کونسی دُنیا ہے جہاں بڑے بڑے سمندر ہیں مگر پانی نہیں۔ اور بڑے بڑے شہر ہیں مگر انسان نہیں بستے؟

(طاہر احمد۔ بھریا روڈ ضلع نوابشاہ)

۶- ایک آدمی نے تیس روپے ماہانہ تنخواہ پر ایک نوکر رکھا۔ اس نے تیس روپے کی پانچ انگوٹھیاں بنوائیں۔ اگر وہ آدمی کسی دن بھی کام چھوڑ کر چلا جائے تو اس کو پیسوں کی جگہ وہ انگوٹھیاں بغیر توڑے ایک روپیہ یومیہ کے حساب سے دے دی جائیں بتائیں وہ پانچ انگوٹھیاں کتنے کی بنوائے گا؟

(سعادت احمد ظفر۔ کنری سندھ)

نتیجہ انعامی معلوماتی مقابلہ ۳

کُل ۲۸ بچّوں نے اِس مقابلہ میں حصّہ لیا۔ اخوند حبیب اللہ ہیر آباد۔ حیدر آباد ۳۹/۵۰ نمبر لیکر اوّل قرار پائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوشی کے فوارے

ایک آدمی دس روپے اور پانچ روپے کے جعلی نوٹ بناتا تھا۔ ایک دفعہ صرف ایک کاغذ رہ گیا۔ بناتے بناتے وہ پندرہ روپے کا نوٹ بن گیا۔ اب اُس نے سوچا کہ یہ نوٹ کسی گاؤں میں جا کر خرچ کرے تا پکڑا نہ جائے۔ اِسی غرض سے وہ ایک گاؤں میں ایک تنور پر گیا اور تنور والی بُڑھیا سے کہا کہ وہ بھان دے دے۔ بُڑھیا نے نوٹ دیکھ کر کہا "یہ پُرانا ہے اِس لئے اس کے چودہ روپے ملیں گے" اُس آدمی نے کہا "اچھا چلو چودہ ہی دے دو" وہ بُڑھیا اندر گئی اور دو سات سات روپے کے نوٹ لا کر اسکے ہاتھ میں تھما دئے اور وہ مُنہ ہی دیکھتا رہ گیا۔

(عبدالحمید خالد۔ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ)

ایک انگریز صُبح سویرے کسی گاؤں میں گیا۔ اسے ایک دیہاتی ملا۔ انگریز نے کہا "GOOD MORNING"۔ دیہاتی اَن پڑھ تھا اُس نے کہا "توں مینکو گوڈا مریسیں۔ مَیں تینکو لَت مریساں۔

(حفیظہ بیگم۔ لودھراں)

گزشتہ دِنوں زلزلہ کا شدید جھٹکا محسوس ہُوا۔ ایک گھر میں بچّے، والد اور والدہ بیٹھے تھے۔ والد دوڑ کر صحن میں چلے گئے۔ ایک بچّے نے اس زلزلہ کا حال یُوں سُنایا:۔

"آنٹی آج صبح زلزلہ آیا تھا۔ ابّو دوڑ کر صحن میں گئے لیکن زلزلہ بھاگ ہی گیا۔"

دو چور چوری کی نیّت سے ایک مکان میں داخل ہوئے۔ لیکن اچانک ایک چور کی نظر میز پر رکھی ہوئی تصویر پر پڑی تو اُس نے چیخ کر کہا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ارے جمن بھاگ یہاں سے یہ مشہور باکسر محمد علی کا مکان ہے!"

"فکر کی کوئی بات نہیں ہے وہ پچاس لاکھ سے کم میں کبھی لڑائی پر راضی نہ ہوگا۔" دوسرے چور نے بڑے اطمینان سے جواب دیا۔

ایک صاحب روزانہ سوتے میں فٹ بال کھیلنے کا خواب دیکھا کرتے تھے اور اسی دُھن میں سوتے میں ٹانگیں چلاتے۔ ایک روز ان کی بیگم انہیں ایک ڈاکٹر کے پاس لے گئیں۔ ڈاکٹر نے معائنہ کے بعد کہا آپ یہ گولی رات کو سونے سے پہلے کھا لیں پھر آپ کو انشاء اللہ کبھی ایسا محسوس نہیں ہوگا کہ آپ فٹ بال کھیل رہے ہیں۔

ان صاحب نے یہ سُن کر فوراً کہا "ڈاکٹر صاحب ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ آج ہیج کا فائنل ہے۔"

(محمد ارشد قریشی۔ لطیف آباد۔ سندھ)

"بیٹے تم پڑھ رہے ہو؟"

"نہیں ابّا جان"

"پھر کیا کر رہے ہو؟"

"کچھ نہیں ابّا جان۔"

"تو چشمہ کیوں نہیں اُتار رتے؟ ہر وقت فضول خرچی پر مت تُلے رہا کرو۔"

اُستاد:۔ (شاگرد سے) اگر میں تمہارے کان کاٹ لوں تو؟

شاگرد:۔ جناب پھر میں دیکھ نہیں سکونگا۔

اُستاد:۔ (حیرت سے) کیوں؟

شاگرد:۔ اِس لئے کہ میرا ہیٹ کان سے اُتر کر آنکھ پر آ جائے گا۔

(طارق احمد بٹ۔ کراچی)

ایک دوست دوسرے سے:۔ ابے یار تم کو یاد ہی ہوگا جب ہم دونوں چھوٹے تھے تو وہ ....وہی لڑکی ہم سے کھیلا کرتی تھی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ وہ مجھے اچھی طرح پیٹا کرتی تھی۔ یاد ہے نا؟

دوسرا دوست:۔ ارے .... ہاں یاد آیا۔ ارے بھائی وہ لڑکی تو اب میری بیوی ہے۔ ہاں۔ لیکن وہ بدلی ابھی تک نہیں ہے۔

ایک مسخرے نے سنجیدگی سے مٹھائی خریدی اور قیمت ادا کئے بغیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مٹھائی اپنے لڑکے کو دے کر چلتا کر دیا
جب لڑکا نظروں سے اوجھل ہو گیا
تو اُس نے حلوائی سے پوچھا۔ "کیوں میاں
اگر میں مٹھائی کی قیمت ادا نہ کروں
تو تم کیا کرو گے؟"

اکھڑ حلوائی نے جواب دیا
"ایک زوردار طمانچہ رسید کروں گا۔"
مسخرے نے اپنا گال اس کے آگے
بڑھا دیا اور بولا "بہتر ہے طمانچہ
رسید کر دو۔"

حلوائی نے زوردار طمانچہ رسید
کر دیا۔

مسخرے نے گال سہلا کر حلوائی
سے کہا "اگر تم پسند کرو تو میں اِن
داموں میں پوری دُکان کا سودا کرنے
کو تیار ہوں۔"

(بشارت احمد رانا۔ کنری پاک)

• محمد ریاض قدیر سیدوالہ
• بشیر احمد بہاولپور
• جمیل احمد بہاولپور
• عظمیٰ دُرِّ ثمین واہ کینٹ
• عبدالرؤف ٹنڈو الہ یار
• اعجاز احمد انور نورنگر فارم

مستقبل کے ادیب

• انجم طارق دارالرحمت غربی۔ ربوہ
• جمیل احمد کوٹلی
• محمد سلیم احمد چک ۱۵۱ ضلع تھرپارکر
• تنویر احمد کھوکھر ترگڑی
• محمد نواز صاحب ضلع لائلپور
• نعمان سلیم بہاولپور
• لُبنیٰ لطیف گلگشت کالونی ملتان
• کبریٰ بٹ بدوملہی
• ملک عبدالباسط دارالصدر غربی ربوہ
• ناصر احمد حلقہ اسلامیہ کالج لائلپور
• زاہدہ چوہدری شفیق آباد سندھ
• طاہر احمد بھوپالوالہ
• انور طاہر صاحب کنری سندھ
• محمد الیاس اکبر ربوہ
• ناصر احمد سنجر چانگ
• مرزا طارق منظور کنری پاک
• محمد داؤد دُرّانی ربوہ
• عبدالحمید ترگڑی
• مرزا خالد محمود دارالبرکات ربوہ
• چوہدری حمید احمد صاحب فیکٹری ایریا شاہدرہ
• طاہر محمود باجوہ۔ نیو لائبینی ضلع دادو
• عبدالرشید تبسّم دارالنصر شرقی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطفال الاحمدیہ کی خبریں

محمد آباد اسٹیٹ (سندھ)

مجالسِ اطفال الاحمدیہ حلقہ محمد آباد اسٹیٹ کا ایک روزہ اجتماع ۲۳۔ فروری ۱۹۷۵ء بروز اتوار محمد آباد اسٹیٹ میں منعقد ہوا۔ حلقہ کے ۱۰۰ اطفال نے اِس اجتماع میں شرکت کی۔ اجتماع کا افتتاح ۳ بجکر ۴۵ منٹ پر صبح مکرم قائد صاحب خدام الاحمدیہ ضلع تھرپارکر نے کیا۔ اطفال کے مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے جن میں اطفال نے بڑے شوق سے حصّہ لیا۔ علمی مقابلہ جات میں مقابلہ نظم۔ تقریر۔ یاد رکھنے کی باتیں اور عام دینی معلومات کے مقابلے کروائے گئے۔ ورزشی مقابلہ جات میں کبڈی۔ دوڑ اور سائیکل ریس کے مقابلے کروائے گئے۔

اجتماع کے دوسرے اجلاس کی صدارت مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال نے کی جو اتفاق سے اُس وقت محمد آباد اسٹیٹ آئے ہوئے تھے۔ امیر صاحب کنری اور امیر صاحب محمد آباد اسٹیٹ نے بھی اطفال سے خطاب فرمایا۔

مقابلہ جات میں اوّل و دوم آنے والوں میں مکرم محمد اشرف صاحب ناصر مربّیٔ سلسلہ نے انعامات تقسیم فرمائے اور اطفال سے احمدی بچّوں کی ذمّہ داریوں کے موضوع پر خطاب بھی فرمایا۔ یہ اجتماع شام چار بجکر ۴۵ منٹ پر عہد اور دعا کے بعد اختتام پذیر ہوا۔

(سیف علی شاہد ناظم اطفال ضلع تھرپارکر)

کنری (سندھ)

(۱) حلقہ کنری کی مجالس اطفال الاحمدیہ کا ایک روزہ اجتماع ۲۳۔ مارچ ۱۹۷۵ء بروز اتوار محمود آباد اسٹیٹ میں منعقد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوا۔ مجلسِ پھیروچیچی کے اطفال سائیکلوں پر پہنچے جبکہ ناصرآباد اور کنری کی مجالس کے اطفال ٹرالی پر اجتماع میں شمولیت کے لئے آئے۔ مجلس گوٹھ جان محمد کے اطفال بیل گاڑی پر آئے۔

چھ مجالس کے ۱۵۷ اطفال ۲۰ خدام اور ۱۰ انصار شامل ہوئے۔ اجتماع کا افتتاح مکرم نثار احمد صاحب لبھرا قائد ضلع تھرپارکر نے کیا۔ مکرم محمد اشرف صاحب ناصر مربّی سلسلہ نے احمدی بچّوں کی ذمّہ واریاں کے موضوع پر اطفال سے خطاب فرمایا۔

علمی مقابلہ جات میں مقابلہ نظم۔ تقریر۔ یاد رکھنے کی باتیں اور عام دینی معلومات کے مقابلے کروائے گئے۔ ورزشی مقابلہ جات میں سائیکل ریس اور دوڑ کے علاوہ کبڈی کے مقابلہ جات ہوئے جس میں چار ٹیموں نے حصّہ لیا۔ مجلس محمود آباد کی ٹیم اوّل آئی۔

آخری اجلاس میں اطاعتِ والدین کے موضوع پر مکرم اختر حسین صاحب نے بھی تقریر کی۔

اجتماع صبح ۱۰ بجکر ۳۰ منٹ پر شروع ہو کر شام ۶ بجے ختم ہوا۔

(ناظم اطفال ضلع تھرپارکر)

(۲) ۶ر اپریل ۱۹۷۵ء بروز اتوار صبح آٹھ بجے مجلس اطفال الاحمدیہ کنری کا وقارِ عمل شروع ہوا۔ اِس وقارِ عمل میں ۶۰ اطفال نے حصّہ لیا۔ جامع مسجد کنری کی صفائی کی گئی۔ چاردیواری کی گئی اور تقریباً ہزار فٹ سفیدی کی گئی۔ اطفال نے تقریباً تین گھنٹے تک وقارِ عمل کیا۔ یہ پروگرام نائب ناظم اطفال کنری کے زیرِ نگرانی ہوا۔

(عبدالمجید زاہد ناظم اطفال کنری)

لائلپور شہر

۲ر فروری ۱۹۷۵ء کو بعد نماز مغرب حلقہ کریم نگر میں اطفال کا کلوا جمیعاً منعقد ہوا جس میں حلقہ اسلامیہ کالج کے اطفال اور ناظم صاحب اطفال نے بھی شرکت کی۔ اسی طرح جمال خانوآنہ، کریم نگر اور سمن آباد میں بھی کلوا جمیعاً ہوئے۔

(ناصر احمد۔ مبشر احمد۔ طاہر احمد
حلقہ اسلامیہ کالج۔ لائلپور)

قمرآباد (سندھ)

مجالسِ خدام الاحمدیہ خیرپور ڈویژن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا سالانہ اجتماع ۱۴-۱۵-۱۶ مارچ ۱۹۷۵ء کو بمقام رحمٰن آباد منعقد ہوا جس میں مجلس اطفال الاحمدیہ قمرآباد نے مثالی کردار ادا کیا۔ مہمان نوازی کے جملہ انتظامات مجلس ہذا کے سپرد تھے۔

اس کے علاوہ علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں بھی مجلس اطفال الاحمدیہ قمرآباد نے خدا تعالیٰ کے فضل سے نمایاں پوزیشن حاصل کی۔

(محمد عباس جاوید۔ ناظم اطفال قمرآباد)

صدر راولپنڈی

مورخہ ۳ر اپریل بروز جمعرات خاکسار نے مجلس صدر راولپنڈی کا دورہ کیا اور اس سے ۶ر اپریل بروز اتوار "یوم اشاعت" منانے کے لئے درخواست کی۔ محترم قائد صاحب اور ان کی عاملہ نے نہایت محنت و جانفشانی سے اس یوم کا اہتمام فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ اور ۶ر اپریل کی شام تک ۱۰۰ فیصد اطفال کو تشحیذ الاذہان کا خریدار بنا لیا۔ اللہ تعالیٰ اس نیک مثال کی تقلید کی توفیق سب مجالس کو دے۔

مجلس قمرآباد (سندھ) سوسائٹی کراچی ڈرگ روڈ کراچی اور مارٹن روڈ کراچی نے بھی تشحیذ کے ۱۰۰ فیصد خریدار بنائے ہیں اور لائلپور شہر اپنا یہ ٹارگٹ قریب قریب پورا کر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین

(لئیق احمد طاہر مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

تحت ہزارہ ضلع سرگودہا

اطفال الاحمدیہ تحت ہزارہ ضلع سرگودہا نے ۱۴ر اپریل ۱۹۷۵ء کو مخلوقِ خدا کی خدمت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ یہ کام زیرِ نگرانی حافظ عبدالحفیظ صاحب مربی سلسلہ احمدیہ تحت ہزارہ ہوا۔ بیساکھی کے پروگرام کے تحت ہر سال بیساکھ کی پہلی اتوار کو تین دن میلہ لگتا ہے جس میں لوگ دور و نزدیک سے بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیتے ہیں۔ یہ میلہ اس علاقے کے عوام کے لئے ایک خاص تہوار کی حیثیت رکھتا ہے۔

میلہ پر تقریباً دو ہزار لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے مگر میلہ والی جگہ پانی پینے کا کوئی خاص انتظام نہیں ہے۔ جس سے لوگوں کو پانی پینے کی خاطر کافی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے چنانچہ اسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشکل کے پیشِ نظر مجلس اطفال الاحمدیہ نے پانی پلانے کا کام اپنے ذمّہ لیا۔ پروگرام کے تحت بالٹیوں اور گلاسوں کا انتظام کیا گیا۔ بچّے بالٹیوں میں پانی بھر کر میلہ گراؤنڈ میں لے جاتے اور پانی پلاتے رہے۔ اِس طرح ایک بڑی مشکل حل ہو گئی۔

بعض افراد جو شہروں سے میلہ دیکھنے کی خاطر آئے تھے انہوں نے اِس خیال سے کہ یہ بچے بھی پانی فروخت کر رہے ہوں گے پیسے دینے کی پیشکش کی مگر اطفال بڑی خوش اخلاقی سے پیشکش مسترد کر دیتے۔ مگر بعض تو زبردستی بالٹیوں میں چار۔ آٹھ آنے گرا کر چل دیتے یہ کام صبح سے شام تک جاری رہا اور قریباً اطفال نے اِس میں حصّہ لیا۔

اطفال اپنی اپنی ڈیوٹی تمام وقت خوش اسلوبی سے ادا کرتے رہے۔ اِس کام کا غیر از جماعت افراد پر بہت اچھا اثر ہوا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی خدمتِ خلق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناصر رشید احمد اطہر ناظم اطفال تحت ہزارہ)

گوجرہ

مجلسِ اطفال الاحمدیہ گوجرہ کا انتیسواں وقارِ عمل برائے تعمیر مسجد احمدیہ گوجرہ مورخہ ۷ مارچ بروز جمعۃ المبارک شروع ہوا۔ وقارِ عمل کی نگرانی مکرم سیّد کرم شاہ صاحب صدر جماعتِ احمدیہ گوجرہ نے فرمائی بعد از نماز جمعہ جملہ اطفال وقارِ عمل میں مشغول ہو گئے۔ آج کے وقارِ عمل میں پانچ ہزار اینٹ مسجد احمدیہ میں منتقل کرنی تھی۔ جملہ اطفال نے بڑے جوش و خروش سے وقارِ عمل میں حصّہ لیا اور تقریباً ایک گھنٹہ میں چار ہزار اینٹ مسجد احمدیہ گوجرہ میں پہنچا دی۔ اطفال کے ولولہ کا اندازہ اِس بات سے ہوتا ہے کہ ایک طفل مظہر الحق بٹ بیک وقت ۲۰ اینٹیں اٹھا کر مسجد میں لاتا رہا۔

وقارِ عمل کا دوسرا دَور بعد از نماز مغرب شروع ہوا۔ اِس وقارِ عمل میں ایک ہزار اینٹ مسجد میں لائی گئی۔ اِس طرح نماز عشاء کے ساتھ یہ بابرکت وقارِ عمل ختم ہوا۔ اِس وقارِ عمل میں ۲۱ اطفال شامل ہوئے۔

(طاہر محمود ثاقب معتمد و ناظم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ۔ گوجرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور

مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع لاہور کے زیرِ انتظام مورخہ ۲۳ فروری بوقت دس بجے صبح جامع مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور میں حضرت المصلح الموعودؓ کی یاد میں ایک تقریری مقابلہ ہوا۔ اِس مقابلے کی صدارت محترم جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے (کینٹب) نے فرمائی۔ اور منصفین کے فرائض جنابِ اثمار احمد نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور۔ جناب محمد ایوب سابق قائد خدام الاحمدیہ مغلپورہ اور جنابِ محمد فضل اسحٰق ظفر اللہ صاحب نے فرمائے۔

اِس علمی مقابلے میں لاہور شہر اور شاہدرہ کے ۹ مقررین نے حصّہ لیا۔ تقاریر انتہائی محنت سے تیار کی گئی تھیں۔ اطفال نے انتہائی ذوق سے تقاریر یاد کر کے مقابلے میں حصّہ لیا۔

یاد رہے کہ یہ مقابلہ جماعتِ احمدیہ لاہور کے اجلاس پیشگوئی مصلح موعود کے دوران ہوا تھا۔

منصفین کے فیصلہ کے مطابق اوّل ظفر اللہ (شاہدرہ) دوم عبداللطیف (دارالذکر) سوم طارق محمود (دہلی گیٹ) اور انعام حوصلہ افزائی کے لئے عبدالماجد (دارالذکر) قرار پائے۔

اجلاس کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر کی طرف سے مٹھائی تقسیم کی گئی۔

(جواد رشید خان ناظم اطفال الاحمدیہ ضلع لاہور)

کہانی نمبر

ماہنامہ تشحیذ الاذہان کا ماہ جولائی ۱۹۷۵ء کا شمارہ کہانی نمبر ہوگا۔ بچے دلچسپ، نصیحت آموز اور ایمان افروز واقعات اور کہانیاں جلد بھجوا دیں۔ کہانیاں مختصر ہونی چاہئیں۔

(ایڈیٹر)

اگر آپ اپنے مضامین چھپوانا چاہتے ہیں تو

۱۔ کاغذ کے ایک طرف لکھئے۔
۲۔ مضمون معلوماتی اور دلچسپ ہو۔
۳۔ تشحیذ کے دو صفحوں سے زائد نہ ہو۔
۴۔ مضمون نگار کا نام اور پتہ پورے طور پر درج ہو۔

(ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حسن کا پیمانہ

(ایڈیٹر کے قلم سے)

حضرت حسن بصریؒ کا ایک ہمسایہ شمعون نامی تھا۔ وہ آتش پرست تھا۔ ایک روز وہ شخص سخت بیمار ہو گیا۔ کسی نے حضرت حسن بصریؒ کو اطلاع دی کہ ہمسایہ بیمار ہے آپ اس کی عیادت کریں۔ آپ فوراً شمعون کے گھر گئے اور دیکھا کہ ستّر سالہ بوڑھا شمعون دھوئیں سے سیاہ ہو چکا ہے مگر پھر بھی آگ کے سامنے بیٹھا اس کی پرستش کر رہا ہے آپ نے فرمایا ساری عمر ضائع کر دی اب تو مسلمان ہو جاؤ۔ کہنے لگا تین باتیں اسلام قبول کرنے میں مانع ہیں۔ ایک یہ کہ تم دُنیا کو بُرا کہتے ہو مگر پھر بھی دُنیا طلبی میں مشغول رہتے ہو۔ دوسرے یہ کہ موت کو حق سمجھتے ہو پھر اس کے لئے تیاری نہیں کرتے۔ تیسرے یہ کہ دیدارِ حق کے قائل ہو مگر دُنیا میں ایسے کام کرتے ہو جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والے ہیں۔

حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا جو حالت مسلمانوں کی تم نے بیان کی ہے اگر یہی حالت مومنوں اور مسلمانوں کی ہے تو سوچو تمہارا شمار کن لوگوں میں ہو گا۔ تم تو ان سے دُور بہت دُور جا چکے ہو۔ آزمائش کے لئے دیکھو تمہارے سامنے آگ جل رہی ہے۔ تم جو آگ کی ساری عمر پرستش کرتے رہے ہو یہ آگ تمہارا کوئی لحاظ نہیں کرے گی۔ لیکن اسلام کا خدا میری حفاظت کرے گا۔ شمعون اور حضرت حسن بصریؒ نے آگ میں اپنے اپنے ہاتھ ڈالے مگر حضرت حسن بصریؒ کے ہاتھ کو آگ نے ذرہ نقصان نہ پہنچایا مگر شمعون کا ہاتھ جل گیا۔ یہ حالت دیکھ کر شمعون بہت متأثر ہوا اور اس نے کہا میں اِس صورت میں مسلمان ہوتا ہوں کہ آپ مجھے خط دے دیں کہ اللہ تعالیٰ عذاب سے بچا لے گا۔ آپ نے خط لکھ دیا۔ شمعون نے کہا اِس پر بصرہ کے سرداروں اور علماء کی تصدیق کروائیں۔ چنانچہ سب کے دستخط کروا دئے گئے۔ شمعون زار زار رویا اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمان ہو گیا۔ اُس نے وصیّت کر دی کہ جب مَیں مَر جاؤں تو آپ مجھے غُسل دیں اور یہ خط دفناتے وقت میرے ہاتھ میں تھما دیں۔ چنانچہ اس کی وفات پر ایسا ہی کیا گیا۔

دفنانے کے بعد حضرت حسن بصریؒ کو سخت فکر ہوُا کہ مَیں نے اسے خط کیوں دے دیا۔ مجھے تو اپنے بارہ میں بھی علم نہیں کہ کیا سلوک ہو گا۔ بخشا جاؤں گا یا نہیں۔ رات بھر اِسی غم میں سو نہ سکے۔ رات کے آخری حصّہ میں آپ نے خواب میں شمعون کو دیکھا کہ سونے کا تاج پہنے ہوئے ہے اور جنّت کے باغوں کی سَیر کر رہا ہے۔ آپ نے پُوچھا بتاؤ خدا تعالیٰ نے کیسا سلوک کیا۔ اُس نے کہا کیا دیکھ نہیں رہے ہو۔ اللہ نے مجھے بخش دیا ہے اور ساتھ ہی اُس نے آپ کا دیا ہوُا خط یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ یہ لو اَب مجھے اِس خط کی ضرورت نہیں ہے۔

ذرّے ذرّے میں ہے پوشیدہ یہاں خُونِ گراں

ماہ و انجم ہیں ہمارے سبز پرچم پر عیاں ❊ گویا اِک وہ ہے فلک اور ایک یہ ہے آسماں

صرف فوجوں پر نہیں اِس مُلک کا دارومدار ❊ ہے یہاں ہر اِک سپاہی سب ہیں اسکے پاسباں

مُفت کا حاصل نہیں ہے پیارے یہ وطنِ عزیز ❊ ذرّے ذرّے میں ہے پوشیدہ یہاں خُونِ گراں

اِس کو پَر کھو غور سے یارو دَرِیکتا ہے یہ ❊ اَور مُلکوں میں کہاں ہیں جو ہیں اِس میں خُوبیاں

ہر طرف خوشیاں عیاں ہیں آئی ہے فصلِ بہار ❊ ہو چکی ہے دُور ساتھی اس چمن سے اب خزاں

فرض ہے ہم پر کریں اسکی حفاظت ہر گھڑی ❊ جانیں اس کو اپنا گھر سمجھیں اِسے اپنا جہاں

تُو سدا پھُولے پھلے طاہرؔ بھی کرتا ہے دُعا
تجھ پہ کٹوا دوں مَیں سَر تجھ پہ مَیں وارُوں اپنی جاں

(جنابِ وسیم احمد طاہر بہاولپور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِس ماہ کا بہترین مضمون

ہمارے آقا۔ ایک رہبرِ کامل

(رشیدہ حسن۔ موسیٰ والا ضلع سیالکوٹ)

کتنا مبارک ہے وہ مہینہ اور کتنے بابرکت ہیں وہ شب و روز جن کی ایک صبحِ صادق کو آفتابِ محمدیؐ طلوع ہوا جس کی پُرنور کرنوں سے دُنیا جگمگا اٹھی کفر و شرک کی آندھیاں چھٹ گئیں۔ انسانیت اس آفتاب کی روشنی میں صحیح منزل کی طرف گامزن ہوئی اور اشرف المخلوقات کو اُس کا وقار اور صحیح مقام حاصل ہوا۔

وہ انسان جو مسجودِ ملائک تھا جو شجر و حجر کے سامنے سجدہ ریز ہونے لگا تھا۔ باطل کے رُعب سے اِنسانی حُرمت خاک میں مِل گئی تھی۔ انسان انسان کا غلام بن گیا تھا۔ اِن حالات میں خدا تعالیٰ کو رحم آیا اور ایک رہبرِ کامل کا ظہور ہوا۔ فاران کی چوٹیوں سے اللہ اکبر کی صدا گونجی۔ قیصر و کسریٰ کے ایوانوں میں زلزلہ آ گیا۔ دُنیا بھر میں نظامِ باطل کی جڑیں اُکھڑ گئیں اور جس آدمؑ سے انسانیت کی ابتداء ہوئی تھی اس آدمؑ کی اولاد میں خیر البشر مبعوث ہوئے۔ خالقِ کائنات نے انسانیت کو رہبرِ کامل عطا فرمایا۔ یہی وہ نبیٔ آخر الزمان ہیں جنہیں دربارِ خداوندی سے رحمۃٌ للعالمین کا خطاب عطا ہوا اور قیامت تک ان کی ہدایت و نبوّت انسانوں کی فلاح کا ضامن ٹھہرائی گئی۔

نسلِ ابراہیمؑ کے ایک شریف خاندان بنی ہاشم میں آنحضرتؐ کی ولادت ہوئی۔ بحالتِ یتیمی مکّہ کے ماحول میں پرورش پانے والے اِس بچّے نے ماحول کا اثر لینے کی بجائے اپنے لئے ایک نئی راہ متعیّن کر لی۔ آپؐ کا بچپن صاف اور جوانی بے داغ رہی۔ آپؐ نے جوان ہو کر پوری قوم سے صادق و امین کا لقب پایا۔ سنِ شعور کی ابتداء ہی سے آپؐ اِس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کائنات اور انسانیت سے متعلق گہری سوچ و بچار میں رہتے۔ جب عمرِ گرامی چالیس برس کی ہوئی تو یہ تفکّر اَور بھی بڑھ گیا۔ اکثر اوقات علائقِ دُنیوی سے علیٰحدہ ہو کر رُوحانی قوّت کو نشوونما دینے کے لئے گہرے مراقبہ یعنی غارِ حرا میں رہنے لگے۔ چنانچہ غارِ حرا کی تاریکی میں وحیٔ الٰہی نے آپؐ کو خالق اور مخلوق کے درمیان واسطہ بننے کے انتخاب کی اطلاع دی اور نبوّت کا بارِ عظیم اُٹھانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اِس کائنات کا خالق ایک ہے جو جسمانی و رُوحانی پرورش کا کفیل بھی ہے۔ یہیں سے آپؐ کی پیغمبرانہ زندگی کا آغاز ہوا۔ ۲۳ سالہ دَورِ نبوّت بہت کٹھن منزلوں سے گزرا لیکن اُس یقینِ کامل کی بدولت جو غارِ حرا میں حاصل ہوا تھا آپؐ کمال خندہ پیشانی سے تمام مصائب و آلام برداشت کرتے رہے یہاں تک کہ مکّہ چھوڑ کر مدینہ منوّرہ میں قیام پذیر ہونا پڑا۔ دسؔ سالہ مدنی دَور ایسا دَور تھا کہ جس کے نورِ ہدایت کی کرنیں اقصائے عالم میں پھیلنے لگیں۔ سارے باطل نظام اُس کی تاب نہ لا سکے۔ قیصر و کسریٰ کی پُرشکوہ سلطنتیں سرنگوں ہو گئیں اور ایک مرتبہ اسلامی نظامِ حیات نے پُوری انسانیّت کو عدل و انصاف کی فضا میں پھلنے پھُولنے کا موقع دیا۔ امیر و غریب گورے اور کالے کا فرق ختم ہو گیا۔ اخوّت اور مساوات نے بنی آدم کو ایک برادری میں منسلک کر دیا۔ ہر شخص کو اپنی اپنی صلاحیتوں سے پُورا پُورا کام لینے کا موقع ملا۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جوابات ذہنی ورزش

(۱) چار روپے کی ۸۰ چڑیاں۔ ایک روپے کا ایک طوطا۔ ۹۵ روپے کی ۱۹ بطخیں۔

(۲) ۱۶ روز

(۳) موم بتی

(۴) نام

(۵) نقشہ

(۶) پہلی ایک روپے کی دوسری دو روپے کی۔ تیسری چار روپے کی۔ چوتھی آٹھ روپے کی پانچویں پندرہ روپے کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معلومات

وقت

ایک مشہورِ زمانہ سائنسدان اور فلاسفر کانٹ وقت کا اتنا پابند تھا کہ "وقت کبھی نہیں ہوتا" وہ کبھی اپنی قیمتی زندگی کا ایک لمحہ بھی ضائع نہ کرتا تھا۔ اُس نے روزانہ کاروبار کے لئے ایک وقت نامہ بنایا ہؤا تھا جس کے مطابق وہ کام کیا کرتا تھا۔ کہتے ہیں کہ جب کانٹ بازار یا کسی سڑک پر سے گزرتا تو وہاں لے لوگ اپنی گھڑیاں اور کلاک درست کر لیا کرتے تھے۔ انہیں یہ یقین ہوتا تھا کہ ان کی گھڑی تیز یا سست ہو سکتی ہے لیکن کانٹ کے وقت نہیں گزر سکتا۔

زمانۂ طالبِ علمی میں کانٹ ایک دن بھی سکول سے غیر حاضر نہ رہا لیکن ایک دن وہ باہر جانے سے مجبور ہو گیا یعنی اُس دن جس کی صبح کو وہ انتقال کر گیا۔ (ماخوذ)

(جنابِ ملک طلعت محمود احمد شاد
شمس آباد۔ پتوکی)

اُردو۔ اُردو۔ اُردو

۱۔ "اُردو" ترکی زبان کا لفظ ہے جسکے معنی "لشکر" کے ہیں۔

۲۔ اُردو کا سب سے پہلا اخبار ۱۸۳۶ء میں مولانا محمد حسین آزاد کے والد محمد باقر نے دہلی سے شائع کیا۔

۳۔ بابائے اُردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق کو کہتے ہیں۔

۴۔ اُردو کے پہلے ناول نگار ڈپٹی نذیر احمد ہیں۔

۵۔ اُردو کے پہلے شاعر امیر خسرو ہیں۔

۶۔ اُردو کے پہلے افسانہ نگار منشی پریم چند ہیں جن کا اصلی نام دھنپت رائے تھا۔

۷۔ اُردو کا سب سے پہلا ڈرامہ امانت لکھنوی نے لکھا۔

۸۔ اُردو کے سب سے پہلے مضمون نگار سر سید احمد خاں ہیں۔

۹۔ اُردو کے پہلے خاکہ نگار مولانا محمد حسین آزاد ہیں۔

(اویس اقبال بٹ چک ۳۲ جنوبی ضلع سرگودہا)

شیزان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھر بھر کی خوشی
اور صحت کا
ضامن ہے

شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ
مزنگ روڈ۔ لاہور

Monthly TASH-HEEZ-AZHAN Rabwah

May, [illegible] 1975 Regd, No. L 7128

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تشحیذالاذھان سے خصوصی تعاون کرنے والے

مکرم شیخ عبدالرحمان صاحب
کنوری قائد مجلس
ضلع تھرپارکر

مکرم حمید احمد صاحب
قائد مجلس فیکٹری ایریا
شاھدرہ

مکرم جمال الدین احمد صاحب
ایجنٹ خالد و تشحیذ
جھنگ صدر

مظفر احمد صاحب منصور
نائب قائد ضلع و شہر لائلپور

محمد احمد اشرف کمشنر صاحب
سرگودھا ڈویژن سے تقریری مقابلہ
میں اول انعام حاصل کر رہے ہیں

عبدالباسط شاہد ابن شیخ
عبدالرحمن صاحب کنوری